نماز کی کتاب

تصنیف

علامہ سید شاہ تراب الحق قادری

ناشر مکتبہ انوار القرآن کراچی

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

     /makhtarraza1011

نماز سے متعلق اہم مسائل پر مبنی آسان کتاب جو ہر مسلمان کی ضرورت ہے

نماز کی کتاب

﴿مصنف﴾

پیر طریقت، رہبر شریعت، مفکر اسلام حضرت علامہ

سید شاہ تراب الحق قادری جیلانی

دامت برکاتہم القدسیہ

﴿مرتب﴾

انجینئر حافظ محمد آصف قادری

﴿ناشر﴾

افکار اسلامی

اسلام آباد......کراچی

کتاب .... **نماز کی کتاب**

(اضافہ شدہ ایڈیشن)

مصنف .... پیر طریقت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری جیلانی
دامت فیوضہم و برکاتہم العالیہ

مرتب .... انجینئر حافظ محمد آصف قادری

پروف ریڈنگ .... انجینئر حافظ محمد عارف قادری

معاونین .... مولانا محمد رئیس قادری، محمد عاطف قادری

تاریخ اشاعت .... رجب ۱۴۳۸ھ / اپریل ۲۰۱۶ء

مطبع .... علامہ فضل حق پبلی کیشنز، لاہور 0300-4798782

ناشر .... افکارِ اسلامی (اسلام آباد، کراچی)

ہدیہ ....

﴿ملنے کے پتے﴾

☆ .... مدرسہ انوار القرآن، مسجد کنز الایمان، آئی ٹن ون، اسلام آباد

☆ .... مکتبہ انوار القرآن، میمن مسجد، مصلح الدین گارڈن، کراچی

☆ .... علامہ فضل حق پبلی کیشنز، داتا دربار مارکیٹ، لاہور

☆ .... احمد بک کارپوریشن، اقبال روڈ، راولپنڈی

☆ .... جامعہ قادریہ رضویہ، سرگودھا روڈ، فیصل آباد

☆ .... مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی

فہرست

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُ لَکَ یَا اَللہُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللہ

نماز دین کا ستون ہے۔ رسولِ معظم ﷺ کا فرمانِ ذی شان ہے، ''بندے اور کفر کے درمیان فرق صرف نماز چھوڑ نا ہے''۔ (صحیح مسلم)

رحمتِ عالم ﷺ نے جان بوجھ کر نماز چھوڑنے کو کفر سے تشبیہ دی ہے تاکہ امت اس فریضہ کی ادائیگی میں غفلت اور کوتاہی نہ کرے۔ اسی بناء پر اکثر فقہاء فرماتے ہیں کہ بلا عذرِ شرعی قصداً نماز ترک کرنے والا کافر ہے۔ اکابر صحابہ حضرت عمر فاروق، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ کا یہی مذہب ہے۔ حضرت غوثِ اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بے نمازی کا نہ تو جنازہ پڑھا جائے اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

آقا و مولیٰ ﷺ کا ارشاد ہے، جو مسلمان نماز کی پابندی کرتا ہے، رب تعالیٰ اسے پانچ نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ اول: اس سے رزق کی تنگی دور کردی جاتی ہے، دوم: اس سے عذابِ قبر ہٹا دیا جاتا ہے، سوم: قیامت میں اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، چہارم: وہ پلِ صراط پر سے بجلی کی سی تیزی سے گذر جائے گا، اور پنجم: وہ حساب کی سختی سے محفوظ رہے گا۔

اور جو شخص نماز میں سستی کرتا ہے، اُسے پندرہ طریقوں سے عذاب دیا جاتا ہے۔ پانچ طریقوں سے دنیا میں، تین طرح موت کے وقت، تین طرح قبر میں اور تین طرح قبر سے نکلنے کے بعد۔ دنیا کے پانچ عذاب یہ ہیں:-

اول: اس کی زندگی میں برکت نہیں رہتی،

دوم: صالحین کا نور اس کے چہرے سے ہٹا لیا جاتا ہے،

سوم: اس کی نیکیوں کا ثواب ختم ہو جاتا ہے،

چہارم: اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں،

پنجم: نیک لوگوں کی دعاؤں میں بھی اس کا کوئی حق نہیں رہتا۔

موت کے وقت کے تین عذاب یہ ہیں:-

اول: ذلت سے مرتا ہے،...... دوم: بھوکا مرتا ہے،

سوم: پیاسا مرتا ہے، اگر سمندر بھی پی لے تو اس کی پیاس نہ بجھے۔

قبر کے تین عذاب یہ ہیں:-

اول: اُس کی قبر اتنی تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں،...... دوم: اس کی قبر میں آگ جلا دی جاتی ہے،

سوم: قبر میں ایک سانپ مسلط کیا جاتا ہے جس کی آنکھیں آگ کی اور ناخن لوہے کے ہوتے ہیں، اور ناخن اتنے لمبے کہ ایک دن چل کر اس کے آخر تک پہنچا جائے۔ اس کی آواز بجلی کی کڑک کی مانند ہوتی ہے۔ وہ کہتا ہے، "مجھے تیرے رب نے تجھ پر مسلط کیا ہے کہ تجھے فجر کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے طلوع آفتاب تک مارے جاؤں اور ظہر کی نماز ضائع کرنے کے باعث عصر تک اور عصر کی نماز ضائع کرنے کے باعث مغرب تک اور مغرب کی نماز ضائع کرنے کے باعث عشاء تک اور عشاء ضائع کرنے کے باعث صبح تک مارے جاؤں"۔

جب وہ بے نمازی کو ایک مرتبہ مارتا ہے تو وہ ستر (70) ہاتھ زمین میں دھنس جاتا ہے۔ اسی طرح اس مردے کو قیامت تک عذاب ہوتا رہے گا۔

قبر سے نکلنے کے بعد تین عذاب یہ ہیں۔

اول: اس سے حساب سختی سے لیا جائے گا،...... دوم: اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا،...... سوم: اسے جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔ (الزواجر لابن حجر المکی)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص پانچوں وقت نماز کی پابندی کرتا ہے، رب تعالیٰ اُسے نو (9) نعمتیں عطا فرماتا ہے۔

ایک: یہ کہ اُسے محبوب بنالیتا ہے، دو: اسے تندرست رکھتا ہے، تین: فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں، چار: اس کے گھر میں برکت ہوتی ہے، پانچ: اس کے چہرہ پر صالحین کا نور ظاہر ہوتا ہے، چھ: اس کا دل نرم کردیا جاتا ہے، سات: اسے پل صراط پر سے بجلی کی طرح گذارا جائے گا، آٹھ: اسے جہنم سے نجات دی جائے گی، نو: اُسے جنت میں اولیاء اللہ کا پڑوس نصیب ہوگا۔ (منبہات)

آقا و مولیٰ ﷺ کا ایک اور ایمان افروز ارشاد ملاحظہ فرمائیے۔ آپ نے فرمایا، ''نماز دین کا ستون ہے اور اس کی دس خوبیاں ہیں۔ یہ چہرہ کی رونق ہے، دل کا نور ہے، جسم کے آرام اور صحت کا سبب ہے، قبر کا سکون ہے، رحمتِ الٰہی کے نزول کا ذریعہ ہے، آسمان کی کنجی ہے، اعمال نامہ کی وزنی نیکی ہے، اللہ کی رضا کا وسیلہ ہے، جنت کی قیمت ہے اور جہنم سے آڑ ہے''۔ (الجامع الصغیر)

یہی وجہ ہے کہ ہمارے بزرگوں نے مساجد اور گھروں میں نمازوں کی کثرت کو اپنا معمول بنالیا تھا۔ جلیل القدر تابعی سعید بن میسب رضی اللہ عنہ نے پچاس سال تک عشاء اور فجر ایک ہی وضو سے پڑھیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا چالیس سال تک عشاء کے وضو سے نماز فجر پڑھنا تو بہت مشہور ہے۔ امام غزالی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے، تواتر سے ثابت ہے کہ چالیس تابعین روزانہ عشاء کے وضو سے فجر پڑھتے تھے۔ یہ حضرات حدیث کے مطابق صرف دوپہر کو کچھ دیر سویا کرتے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں پورا قرآن مجید تلاوت کیا کرتے۔ امام شافعی علیہ الرحمہ ماہِ رمضان میں نماز میں ساٹھ بار قرآن پاک تلاوت فرماتے۔ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ دن بھر دینی تعلیم میں مصروف رہنے کے باوجود ہر دن رات میں تین سو

رکعات نفل پڑھا کرتے۔امام ابو یوسف علیہ الرحمہ قاضی القضاۃ کی ذمہ داریاں ادا کرنے کے ساتھ ساتھ روزانہ دوسو رکعات نفل پڑھا کرتے۔

قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ یہ بزرگانِ دین رضائے الٰہی کی خاطر نفل نمازوں کی کثرت کرتے اور شب بیدار رہ کر خوفِ خدا سے روتے تھے۔اور آج ہم ہیں کہ ہمیں فرض نمازوں کی پابندی دشوار ہے، دنیا داری میں ایسے مستغرق ہیں کہ نمازیں قضا ہو جاتی ہیں اور ہم اپنے دل کی تسلی کے لیے جھوٹے عذر تراش لیتے ہیں اور رب تعالیٰ کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کرنے اور آنسو بہانے کی زحمت نہیں کرتے۔

پھر اُن کی نمازوں کا ہماری نمازوں سے کوئی موازنہ کیا ہی نہیں جا سکتا۔ وہ جب نماز میں مشغول ہوتے تو دنیا کی ہر چیز سے لاتعلق ہو کر روح وجسم کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوتے اور انہیں گردوپیش کی کوئی خبر نہ رہتی۔

ایک بار حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ران میں تیر گھس گیا۔لوگوں نے کوشش کی مگر وہ نکل نہ سکا۔ طے یہ ہوا کہ جب یہ نماز پڑھیں اُس وقت تیر نکالا جائے۔ چنانچہ جب آپ نوافل میں مشغول ہوئے اور سجدہ میں گئے تو لوگوں نے زور لگا کر تیر کھینچ لیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ارد گرد مجمع کو دیکھ کر پوچھا، کیا تیر نکالنے آئے ہو؟ لوگ بولے، وہ تو ہم نکال بھی چکے۔ آپ نے فرمایا، مجھے پتہ ہی نہ چلا۔

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ ہر روز ایک ہزار رکعات نفل پڑھتے تھے۔ خشوع وخضوع کا یہ حال تھا کہ جب وضو کرتے تو چہرہ زرد ہو جاتا اور جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا۔ کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا، کیا تم نہیں جانتے کہ کس کی بارگاہ میں کھڑا ہوتا ہوں۔ آپ ایک دن نماز پڑھ رہے تھے کہ گھر میں آگ لگ گئی۔ خوب شور ہوا مگر آپ نماز میں مشغول رہے۔ بعد میں لوگوں نے عرض کیا تو فرمایا، آخرت کی آگ نے مجھے دنیا کی آگ سے غافل رکھا۔

نماز سے اس قدر محبت تھی کہ انہیں کسی قیمت پر نماز چھوڑنا گوارا نہیں تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی آنکھ میں پانی اُتر آیا تو طبیب نے کہا، اس کے علاج کے لیے آپ کو چند دن نماز چھوڑنا ہوگی۔ آپ نے فرمایا، یہ ممکن نہیں۔ میں نے اپنے آقا و مولیٰ ﷺ سے سنا ہے کہ جو نماز چھوڑ دے گا وہ بارگاہِ الٰہی میں اس حال میں حاضر ہوگا کہ رب تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا۔ حالانکہ اس عذر کی وجہ سے نماز چھوڑنا جائز تھا، اس کے باوجود انہوں نے نماز چھوڑنے کی بجائے بینائی پر صبر کرنا گوارا کرلیا۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب قاتلانہ حملہ میں زخمی ہوئے تو شہادت کے وقت تک زخم سے خون بہتا رہتا تھا اور اکثر بے ہوشی طاری رہتی تھی۔ اس حالت میں بھی جب نماز کا وقت ہوتا تو انہیں ہوشیار کر کے نماز کے لیے درخواست کی جاتی، اور وہ نماز ادا کرتے اور فرماتے، "بے شک جو نماز نہ پڑھے، اس کا دین میں کوئی حصہ نہیں"۔

غور فرمایئے کہ اگر ہمارا کوئی عزیز بیمار ہوجائے تو ہم اُس بیمار کے آرام کی خاطر اسے نماز کے لیے نہیں کہتے یہ سوچ کر کہ بعد میں پڑھ لے گا۔ جبکہ صحابہ کرام کے نزدیک مومن کی خیر خواہی یہ ہے کہ وہ ہر حال میں نماز ادا کرے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آقا ﷺ سے عرض کی، اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ ارشاد فرمایا، وقت پر نماز پڑھنا۔ (بخاری)

ایک تو یہ کہ نماز اُس کے وقت میں پڑھ لی جائے اور دوسری اہم بات یہ کہ نماز مسنون طریقہ کے مطابق خشوع و خضوع سے ادا کی جائے۔

رب تعالیٰ کا ارشاد ہے، "تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں"۔ (الماعون: ۴، ۵، کنز الایمان)

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اُن نمازیوں کے لیے خرابی ہے جو نماز پڑھنے سے غافل رہتے ہیں یا نماز قضا کر کے پڑھتے ہیں یا نماز کے فرائض و واجبات اور دیگر

ضروری مسائل سے غافل رہتے ہیں اور محض ایک رسم کے طور پر نماز ادا کرتے ہیں۔
ضرورت اس بات کی ہے کہ نماز کا صحیح طریقہ سیکھا جائے اور اس کے متعلق ضروری مسائل سمجھے جائیں اور پھر نماز کو اس کے حقوق اور آداب کا خیال رکھتے ہوئے پابندی سے ادا کیا جائے۔

نماز اور اس سے متعلق مسائل پر کئی کتب لکھی جا چکی ہیں، ان میں ضخیم بھی ہیں اور مختصر بھی۔ چونکہ ہر دور کے تقاضے منفرد ہوتے ہیں اس لئے ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ موجودہ دور کے مطابق آسان زبان میں ایک مختصر مگر جامع کتاب تحریر کی جائے جس میں نماز سے متعلق ضروری مسائل موجود ہوں اور وہ کتاب بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہو۔

الحمدللہ! مفکر اسلام پیر طریقت حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری الجیلانی دامت برکاتہم العالیہ (امیر جماعت اہل سنت پاکستان، کراچی) نے اس گزارش کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے اپنی گرانقدر مصروفیات میں سے وقت نکال کر زیر نظر کتاب تالیف فرمائی، رب کریم حضرت شاہ صاحب مدظلہ العالی کے درجات بلند فرمائے اور اس کتاب کو نافع خلائق اور ہمارے لئے وسیلہ نجات بنائے، آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

رب تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کتاب کی خوب پذیرائی ہوئی۔ بچوں اور اساتذہ دونوں نے اسے سراہا اور اسے کئی مدارس کے نصاب میں شامل کرلیا گیا۔ اس کتاب کے کئی ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گئے۔ اب اضافہ شدہ ایڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب قبلہ اور معاونین کو جزائے خیر عطا کرے اور تمام قارئین کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین بحرمۃ سید المرسلین ﷺ

خاک پائے علماءِ حق،
محمد آصف قادری غفرلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ الکریم

نماز......رسولِ معظم، نبی مکرم، نورِ مجسم، رحمتِ دوعالم ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے......اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے......دین کا ستون ہے......جنت کی کنجی ہے......مومن کی معراج ہے......افضل جہاد ہے......ایمان کی علامت ہے......دل کا نور ہے......چہرے کی رونق ہے............روح کی غذا ہے۔

نماز......گھر میں نزولِ برکت کا باعث ہے......رزق میں وسعت کا سبب ہے......جسمانی اور روحانی امراض سے شفا ہے......نکیرین کے سوالوں کا جواب ہے......قبر کے اندھیرے میں روشنی ہے......محشر کی دھوپ میں سایہ ہے......اعمال کے ترازو کا وزن ہے......انبیاء کی سنت ہے......فرشتوں کی محبوب عبادت ہے۔

نماز......قبر کی وحشت میں دل بہلانے والی ہے......پل صراط پر سے جلدی گزارنے والی ہے......گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہے......نورِ معرفت حاصل ہونے کا وسیلہ ہے......نمازی اور دوزخ کے درمیان پردہ یعنی آڑ ہے......شیطان کو دفع کرتی ہے......اور......اللہ تعالیٰ کا قرب عطا کرتی ہے۔

ایمان اور عقائد کی درستگی یعنی کلمہ طیبہ پڑھنے کے بعد تمام فرائض میں سب سے اہم فریضہ نماز ہے۔ آقا و مولیٰ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے،

''اللہ تعالیٰ نے میری امت پر تمام چیزوں سے پہلے نماز فرض کی اور قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب لیا جائے گا''۔ (مسند احمد)

ایک حدیث شریف میں یہ بھی وارد ہے کہ ''جس نے نماز کو قائم رکھا، اس نے دین کو قائم رکھا، جس نے نماز کو ترک کر دیا، اس نے اپنے دین کو گرا دیا''۔ (منبہات)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا، میں تیرا سینہ غنا سے بھر دوں گا، اور اگر تو ایسا نہ کرے گا تو تجھے بہت سے کاموں میں مصروف کر دوں گا مگر تیری غریبی دور نہ کروں گا''۔ (ابن ماجہ)

آقا و مولیٰ ﷺ کا ایک اور فرمانِ عالی شان ہے،

''پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو، بڑھاپے سے پہلے جوانی کو، بیماری سے پہلے تندرستی کو، فقیری سے پہلے امیری کو، مشغولیت سے پہلے فرصت کو اور موت سے پہلے زندگی کو''۔ (ترمذی)

افسوس کہ آج مسلمان نماز سے غافل ہو گئے، اکثر لوگوں کے پاس نماز پڑھنے کا وقت ہی نہیں جبکہ بعض لوگ نماز تو پڑھتے ہیں لیکن نماز کا صحیح طریقہ نہیں جانتے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ نماز کا صحیح طریقہ سیکھا جائے اور پانچوں وقت کی نماز با جماعت پابندی سے ادا کی جائے۔

اس مختصر کتاب میں نماز کی فضیلت، اہمیت اور اس کے متعلق ضروری مسائل قرآن کریم، احادیث مبارکہ اور فقہ حنفی کی معتبر کتب، فتاویٰ رضویہ اور بہارِ شریعت کی روشنی میں تحریر کیے جا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو علم دین سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ النبی الکریم ﷺ

نماز کی اہمیت:

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں جا بجا نماز کی پابندی کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہوا، ''اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو''۔ (البقرۃ: ۴۳، کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا، ''نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز (عصر) کی''۔

(البقرۃ:۲۳۸، کنزالایمان از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری محدث بریلوی علیہ الرحمہ)

ایک اور مقام پر فرمایا گیا، اور نماز قائم رکھو، دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصوں میں''۔(ھود:۱۱۴، کنزالایمان)

دن کے دونوں کناروں سے صبح و شام مراد ہیں۔ زوال سے قبل کا وقت صبح میں اور بعد کا شام میں داخل ہے۔ صبح کی نماز فجر اور شام کی نماز ظہر و عصر ہیں اور رات کے حصوں کی نمازیں مغرب اور عشاء ہیں۔(تفسیر خزائن العرفان)

قرآن کریم میں نماز پڑھنے کو مشرکوں کی مخالفت قرار دیا گیا ہے۔ارشاد ہوا،

''اور نماز قائم رکھو اور مشرکوں (میں) سے نہ ہو''۔(الروم:۳۱)

گویا نماز نہ پڑھنا مشرکوں اور کافروں کی مثل ہونا ہے۔

اس کی وضاحت آقائے دوجہاں ﷺ کے اس ارشاد گرامی سے بھی ہوتی ہے کہ

''بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز چھوڑنا ہے''۔(صحیح مسلم)

قرآن مجید میں ایک جگہ بے نمازیوں کے لئے یوں وعید فرمائی گئی،

''تو اُن کے بعد اُن کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں (یعنی ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے، تو عنقریب وہ دوزخ میں غیّ کا جنگل پائیں گے''۔(مریم:۵۹، کنزالایمان)

غیّ دوزخ کے نچلے حصے میں ایک کنواں ہے جس میں اہل دوزخ کی پیپ گرتی ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ جہنم کی سب سے زیادہ گرم اور گہری وادی ہے اور اس میں ایک کنواں ہے، جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ عزوجل اس کنویں کو کھول دیتا ہے جس وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے۔ یہ کنواں بے نمازیوں، زانیوں، شرابیوں، سود خوروں اور والدین کو ایذا دینے والوں کے لئے ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوا،''پوچھتے ہیں مجرموں سے، تمہیں کیا بات دوزخ میں لے

گئی؟ وہ بولے، ہم نماز نہ پڑھتے تھے، اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے، اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ فکریں کرتے تھے''۔(المدثر:۴۰تا۴۵)

مفہوم یہ ہے کہ جنتی لوگ جہنمیوں سے پوچھیں گے کہ تم کس جرم کی سزا میں دوزخ میں ڈالے گئے ہو؟ تو جہنمی اپنے جن جرائم کا اعتراف کریں گے ان میں سے پہلا بڑا جرم یہ ہے کہ وہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔

قرآن کریم میں منافقوں کی ایک نشانی یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ نماز پڑھنے میں سستی کرتے ہیں اور اسے بوجھ سمجھتے ہیں۔

ارشاد ہوا، ''جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے، لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں''۔(النساء:۱۴۲، کنزالایمان)

منافقوں کے متعلق سرکارِ دو عالم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے،

''منافقوں پر فجر اور عشاء سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں۔ اور یہ اگر جانتے کہ ان نمازوں میں کیا ثواب ہے تو زمین پر گھسٹتے ہوئے بھی پہنچتے''۔(بخاری، مسلم)

قرآن کریم میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ نماز پڑھنا ان لوگوں کے لئے ہرگز مشکل نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

ارشاد ہوا، ''اور بیشک نماز ضرور بھاری ہے مگر اُن پر نہیں جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں، جنہیں یقین ہے کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے اور اسی کی طرف پھرنا ہے''۔(البقرۃ:۴۵، ۴۶، کنزالایمان)

قرآن مجید میں پرہیزگاروں کی ایک صفت یہ مذکور ہوئی کہ وہ نماز قائم رکھتے ہیں۔(البقرۃ:۳) اسی طرح اہلِ جنت کی ایک اہم صفت یہ بیان ہوئی کہ وہ اپنی نمازیں مقررہ وقتوں پر پابندی سے ادا کرتے ہیں۔(المعارج:۲۳)

قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ ہر مسلمان پر پانچوں نمازیں

پابندی سے ادا کرنا فرض ہے۔ نماز پڑھنے میں سستی کرنا خصوصاً فجر اور عشاء کی نمازیں نہ پڑھنا منافقوں کی نشانی ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز نہ پڑھنا کافروں کا طریقہ ہے اس لئے صحابہ کرام اعمال میں سے نماز کے سوا کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔ (ترمذی)

اسی بناء پر فقہاء فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز کا تارک ہو اور کہنے کے باوجود نماز نہ پڑھے، اُسے قید کر دیا جائے یہاں تک کہ وہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے۔

غیب بتانے والے آقا ﷺ کا ارشاد ہے، "قیامت کے دن بندہ سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور اگر یہ درست نہ ہوئی تو سب کام بگڑ جائیں گے"۔ (طبرانی فی الاوسط)

نماز کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایئے کہ حدیث پاک میں بچپن ہی سے نماز پڑھنے کی تاکید فرمائی گئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، "جب بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز میں غفلت پر انہیں مارو اور اِس عمر سے اُن کے بستر بھی علیحدہ کر دو"۔ (ابوداؤد)

نماز قضا کرنے کا گناہ:

فرمانِ الٰہی ہے، بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔ (النساء:۱۰۳)

یعنی مسلمانوں پر فرض ہے کہ ہر نماز کو اُس کے مقررہ وقت پر ادا کریں۔ نمازوں کے اوقات "نماز کی شرائط" کے عنوان سے آگے تحریر ہیں۔

رسول معظم ﷺ کا ارشاد ہے، "جو شخص نماز قضا کر دے اور بعد میں قضا پڑھ لے، وہ اپنے وقت پر نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے ایک حقب جہنم میں جلے گا۔ حقب کی مقدار اَسی سال ہوتی ہے اور ایک سال تین سو ساٹھ دن کا جبکہ قیامت کا ایک دن ہزار سال کے برابر ہوگا"۔ (یعنی ایک نماز قضا کرنے والے کو دو کروڑ اٹھاسی لاکھ سال جہنم میں

رہنا ہوگا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ)(مجالس الابرار)

صدر الشریعہ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی قادری اعظمی قدس سرہ فرماتے ہیں،

''نماز کو مطلقاً چھوڑ دینا تو سخت ہولناک بات ہے، نماز قضا کرنے والوں کے متعلق رب تعالیٰ فرماتا ہے،''خرابی ہے اُن نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں، وقت گزار کر پڑھنے اٹھتے ہیں''۔(الماعون:۴)

جہنم میں ایک وادی ہے جس کی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے۔اس کا نام وَیل ہے قصداً نماز قضا کرنے والے اس کے مستحق ہیں''۔(بہار شریعت حصہ سوم ص ۲)

نماز کی برکتیں:

آقا و مولیٰ ﷺ نے صحابہ کرام ﷺ سے فرمایا، اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر کوئی میل رہے گا؟ عرض کی، بالکل نہیں۔ ارشاد فرمایا،''یہی مثال ان پانچ نمازوں کی ہے کہ ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ سب گناہ مٹا دیتا ہے''۔(بخاری، مسلم)

یہاں گناہ سے مراد صغیرہ گناہ ہیں۔ کبیرہ گناہ سچی توبہ سے اور حقوق العباد ادا کرنے سے معاف ہوتے ہیں۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ پت جھڑ کے موسم میں ایک درخت کے پاس تشریف لائے اور اس کی شاخیں پکڑ کر ہلائیں تو پتے گرنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا،''جب مسلمان اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی گر جاتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے گر گئے''۔(مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں ایک شخص نے بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر اپنے ایک گناہ کا ذکر کر کے سزا دریافت کی۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی،

(ترجمہ):''اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں،

بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں''۔(ھود:۱۱۴)

سائل نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! یہ حکم میرے لیے خاص ہے یا سب کے لیے؟ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، میری ساری امت کے لیے۔(بخاری، مسلم)

غیب بتانے والے آقا و مولیٰ ﷺ کا ارشاد ہے،

''جب میت کو قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو اسے دفن کرنے والے ابھی واپس نہیں ہوتے کہ سوال و جواب کے لیے فرشتے پہنچ جاتے ہیں۔ اگر وہ مومن ہے تو نماز اس کے سر کے قریب ہوتی ہے، زکوٰۃ دائیں جانب، روزہ بائیں جانب، اور اس کے دیگر تمام نیک اعمال پاؤں کی جانب ہو کر اس کا احاطہ کر لیتے ہیں۔ پھر فرشتے دور ہی سے کھڑے ہو کر اس سے سوال کرتے ہیں''۔(تفسیر دُرِ منثور)

نبی کریم ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے،

''جو نماز کی پابندی کرے گا نماز اس کے لیے قیامت کے دن روشنی، دلیل اور ذریعۂ نجات ہو جائے گی اور جو اس کی پابندی نہ کرے گا تو اس کے لئے نہ روشنی ہوگی نہ دلیل نہ نجات، اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف یعنی بڑے بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا''۔(مشکوٰۃ)

نماز کی ایک برکت یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے ہر مشکل آسان ہوتی ہے اور نمازی کو سکون ملتا ہے۔ اسی لیے آقا و مولیٰ ﷺ نے مسلمانوں کو نمازِ حاجت پڑھنے کی تعلیم دی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ کو جب کوئی مشکل یا سخت کام پیش آتا تو آپ فوراً نماز کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔(ابوداؤد)

نماز خیر و برکت والی عظیم عبادت ہے۔ یہ احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:-

''اپنے گھروں میں نماز کے لیے جگہ بناؤ اور انہیں قبرستان نہ بناؤ''۔(بخاری، مسلم)

''اپنے گھر میں کثرت سے نمازیں (سنن و نوافل) پڑھا کرو، اس سے گھر کی خیر و

برکت میں اضافہ ہوگا"۔ (الجامع الصغیر)

"گھر میں نماز پڑھنا نور ہے، اپنے گھروں کو نماز سے منور کیا کرو"۔ (ایضاً)

نماز کی ایک اور برکت یہ ہے کہ بعض فرشتے ایسے ہیں جو نمازی کے لیے رحمت کی دعائیں مانگتے ہیں۔ غیب بتانے والے آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، جب نمازی نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعائیں کرتے ہیں اور عرض کرتے ہیں، "یا اللہ! اس پر رحمت فرما، یا اللہ! اس پر رحمت فرما"۔ اور جو شخص جتنی دیر بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا ہے، اتنی دیر وہ نماز پڑھنے کا ثواب پاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

نماز باجماعت کی فضیلت:

آقا و مولیٰ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، "باجماعت نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس (۲۷) درجے زیادہ فضیلت ہے"۔ (بخاری، مسلم)

محبوب کبریا ﷺ نے فرمایا، "میرا دل چاہتا ہے کہ چند نوجوانوں سے کہوں کہ بہت سا ایندھن اکٹھا کر لائیں پھر میں ان کے پاس جاؤں جو بلا عذر گھروں میں نماز پڑھتے ہیں اور ان کے گھروں کو جلا دوں"۔ (مسلم، ابوداؤد)

نور مجسم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے، "جو اپنے گھر سے کامل وضو کر کے فرض نماز ادا کرنے کے لئے مسجد جاتا ہے تو اس کے ہر قدم پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور ایک درجہ بلند ہوتا ہے"۔ (بخاری، مسلم)

آقا و مولیٰ ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے، "جو شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز کے لیے مسجد جائے اور اس کے وہاں جانے تک جماعت ہو چکی ہو تو بھی اس کو جماعت کی نماز کا ثواب ملے گا"۔ (ابوداؤد، نسائی)

حضور ﷺ نے فرمایا، جو شخص اذان کی آواز سنے اور بلا عذر نماز کو نہ جائے اور گھر میں پڑھ لے، اس کی وہ نماز قبول نہیں ہوتی، صحابہ کرام نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ!

عذر سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا، خوف یا مرض۔ (ابوداؤد)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے، اگر نماز باجماعت سے پیچھے رہ جانے والا جانتا کہ اس جانے والے کے لیے کیا اجر ہے تو وہ گھسٹتا ہوا حاضر ہوتا۔ (طبرانی)

آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، ''جو کوئی چالیس دن اخلاص کے ساتھ ایسے نماز پڑھے کہ اُس کی تکبیرِ اُولیٰ فوت نہ ہو تو اُسے دو چیزوں سے بَری کر دیا جاتا ہے، ایک جہنم سے اور دوسرا نفاق سے''۔ (ترمذی)

کہاں آج کے ''مسلمان'' جنہیں نماز باجماعت کی کوئی فکر نہیں بلکہ اکثر نماز ہی سے غافل، اور کہاں وہ خوش نصیب مومن جن کی سالوں تکبیرِ اُولیٰ قضا نہ ہوتی۔

مشہور تابعی سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، بیس سال کا عرصہ گذرا کہ جب بھی اذان ہوتی ہے، اس سے پہلے میں مسجد میں موجود ہوتا ہوں۔ ایک مرتبہ میمون بن مہران علیہ الرحمہ مسجد پہنچے تو جماعت ہو چکی تھی، إنا للہ وإنا إلیہ راجعون پڑھ کر فرمایا، یہ نماز باجماعت پڑھنا مجھے عراق کی بادشاہت سے بھی زیادہ محبوب تھی۔

امام ابو یوسف کے شاگرد محمد بن سماعہ علیہما الرحمہ فرماتے ہیں کہ چالیس سال سے ایک مرتبہ کے علاوہ میری تکبیرِ اُولیٰ کبھی فوت نہیں ہوئی۔ جس دن میری والدہ کا انتقال ہوا، صرف اُس دن میری تکبیرِ اُولیٰ فوت ہوئی۔ امام غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اسلاف میں سے جس کسی کی تکبیرِ اُولیٰ فوت ہو جاتی وہ تین روز تک افسوس کرتا رہتا، اور جس کی جماعت رہ جاتی، وہ سات دن تک افسوس کرتا۔

حاتم بلخی علیہ الرحمہ کی جماعت فوت ہو گئی تو انہیں بہت صدمہ ہوا۔ ان سے ایک دو آدمیوں نے اظہارِ افسوس کیا۔ وہ رونے لگے اور فرمایا، اگر میرا بیٹا مر جاتا تو ہزاروں لوگ تعزیت کرتے مگر میری جماعت فوت ہونے پر صرف ایک دو نے تعزیت کی۔ وجہ یہ ہے کہ لوگوں کی نظر میں دین کی مصیبت دنیا کی مصیبت سے ہلکی ہے۔

خشوع و خضوع کی اہمیت:

قرآن کریم میں فلاح پانے والے مومنوں کی ایک اہم صفت یہ بیان ہوئی کہ "وہ اپنی نمازیں خشوع سے پڑھتے ہیں"۔ (المؤمنون:۲)

نماز میں خشوع یہ ہے کہ اس میں دل لگا ہوا ہو اور دنیا سے توجہ ہٹی ہوئی ہو اور نظر جائے نماز سے باہر نہ جائے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

جانِ کائنات سیدِ عالم ﷺ نے فرمایا، "جس نے میرے طریقے کے مطابق وضو کیا اور پھر اس طرح دو رکعت نماز پڑھی کہ اپنے دل میں دنیاوی خیالات نہ آنے دیے تو اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے"۔ (بخاری)

خشوع کی اہمیت پر آقا و مولیٰ ﷺ کا یہ فرمانِ عالیشان بھی ملاحظہ کیجیے، "اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کیا کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اور اگر یہ نہ ہو سکے تو کم از کم یہ ضرور یقین رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے"۔ (بخاری، مسلم)

حضور ﷺ نے فرمایا، جو شخص اچھی طرح وضو کر کے سب نمازیں وقت پر ادا کرے، خشوع و خضوع سے قیام کرے، رکوع اور سجدہ اطمینان سے کرے اور پوری نماز اچھے طریقے سے پڑھے تو وہ نماز چمکدار بن جاتی ہے اور اسے یوں دعا دیتی ہے کہ اے نمازی! اللہ تیری ایسے ہی حفاظت کرے جیسے تو نے میری حفاظت کی۔ اور جو نماز کو بری طرح ادا کرے یعنی صحیح وضو نہ کرے، رکوع و سجدہ بھی اچھی طرح نہ کرے تو وہ نماز بددعا دیتی ہے کہ اللہ تجھے ایسے ہی برباد کرے جیسے تو نے مجھے برباد کیا۔ پھر وہ نماز پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔ (طبرانی)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا، بدترین چور وہ ہے جو نماز میں سے چوری کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! وہ نماز میں سے کیسے چوری کرتا ہے؟ فرمایا، وہ رکوع اور سجدے اچھی طرح ادا نہیں کرتا۔ (مسند احمد، طبرانی)

ایک حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص ساٹھ سال تک نماز پڑھتا ہے مگر اس کی ایک نماز بھی قبول نہیں ہوتی، وجہ یہ ہے کہ وہ رکوع اور سجدے صحیح طرح ادا نہیں کرتا۔

ایک اور حدیث پاک میں پابندی سے سب نمازیں خشوع وخضوع سے ادا کرنے والوں کو مغفرت کی خوشخبری دی گئی ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا ومولیٰ ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی اور پھر حضور ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا،

"جاؤ اور دوبارہ نماز پڑھو، تمہاری نماز نہیں ہوئی"۔ اُس نے دوبارہ نماز پڑھی اور پھر آ کر سلام کیا۔ آقا ومولیٰ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا، "جاؤ اور دوبارہ نماز پڑھو، تمہاری نماز نہیں ہوئی"۔

اُس نے جا کر پھر نماز پڑھی اور واپس آ کر سلام کیا۔ نبی کریم ﷺ نے سلام کا جواب دیکر پھر فرمایا، "جاؤ اور نماز پڑھو، تمہاری نماز نہیں ہوئی"۔

اُس نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! مجھے نماز سکھا دیجئے۔ اس پر آقا ومولیٰ ﷺ نے فرمایا، جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اچھی طرح وضو کر کے قبلہ رُخ ہو کر تکبیرِ تحریمہ کہو پھر تلاوت کے بعد اطمینان سے رکوع کرو۔ اس کے بعد سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور پھر اطمینان سے سجدہ کرو۔ پھر سجدے سے اُٹھ کر اطمینان سے بیٹھو اور پھر دوبارہ اطمینان سے سجدہ کرو۔ (یعنی پوری نماز اطمینان وسکون سے ادا کرو) (بخاری، مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے کہ خشوع وخضوع کرنے والے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز سکون سے پڑھتے ہیں۔ آقا ومولیٰ ﷺ کی تعلیم بھی یہی ہے کہ "نماز ایسے پڑھا کرو گویا کہ یہ زندگی کی آخری نماز ہے"۔

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ تمام حقوق وآداب کا لحاظ رکھتے ہوئے خشوع

وخضوع اور اطمینان وسکون سے نماز ادا کرنی چاہیے۔

نماز متقی بنا دیتی ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہوا، ''بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی سے اور بری بات سے''۔(العنکبوت:۴۵،کنزالایمان)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے یعنی جو شخص پابندی سے نماز کو اس کے حقوق وآداب کا لحاظ رکھتے ہوئے ادا کرتا ہے، رفتہ رفتہ وہ تمام برے کاموں کو چھوڑ دیتا ہے اور متقی بن جاتا ہے۔

''ایک انصاری نوجوان سید عالم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب بھی کرتا تھا۔ حضور ﷺ سے اس کی شکایت کی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اُس کی نماز کسی روز اس کو بری باتوں سے روک دے گی، چنانچہ جلد ہی اس نے توبہ کی اور اس کا حال بہتر ہوگیا''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ''جس کی نماز اسے بے حیائی اور برے کاموں سے نہ روکے، وہ نماز ہی نہیں''۔(تفسیر خزائن العرفان)

نماز کی قبولیت کا گمان رکھیے:

نماز کے دوران جو دنیاوی خیالات آئیں، ان کی طرف توجہ نہ کریں بلکہ ان کی پرواہ کیے بغیر اپنے ذہن کو نماز میں پڑھے جانے والے الفاظ اور ان کے معانی کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

بعض لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ ہمیں اطمینان کیسے ہو کہ ہم نے جو نماز پڑھی اسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالیا؟ اس کا جواب سمجھنے کے لیے اس حدیث پاک پر غور کیجیے۔

ارشاد ہوا، ''اللہ تعالیٰ قیامت میں اپنے بندے کے ساتھ ویسا معاملہ کرے گا جیسا بندے نے اپنے رب کے ساتھ ظن رکھا ہوگا''۔ لہٰذا خوفِ خدا کے ساتھ ساتھ عبادت

کے قبول ہونے کا حسنِ ظن بھی رکھنا ضروری ہے۔

علماء کرام فرماتے ہیں، اگر تم نے فجر کی نماز پڑھی اور پھر ظہر کی نماز بھی پڑھ لی تو یہ نیک گمان کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری فجر کی نماز قبول فرمالی۔ پھر جب تم نماز عصر پڑھ لو تو ظہر کے قبول ہونے کا اطمینان کرلو۔ اسی طرح ہر اگلی نماز کے ادا کرنے کے بعد پچھلی نماز قبول ہونے کا اطمینان کرلو کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری نماز فجر قبول نہ فرماتا تو تمہیں نماز ظہر میں حاضر ہونے کی توفیق نہ دیتا۔

رب کریم کا تمہیں ہر اگلی نماز ادا کرنے کی توفیق دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اس نے تمہاری پچھلی نماز کو قبول فرمالیا ہے۔

اولیاء اللہ کی نماز:

نماز اُس شخص کی طرح پڑھنی چاہیے جسے یقین ہو کہ یہ اس کی زندگی کی آخری نماز ہے۔ حضرت حاتم بلخی علیہ الرحمہ سے کسی نے پوچھا، آپ نماز کیسے پڑھتے ہیں؟

آپ نے فرمایا، ”جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو اچھی طرح وضو کرکے جائے نماز پر اطمینان سے کھڑا ہو جاتا ہوں اور یہ تصور کرتا ہوں کہ کعبہ میرے سامنے ہے، جنت میرے دائیں طرف اور دوزخ میرے بائیں طرف ہے اور میں پل صراط پر کھڑا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ موت کا فرشتہ میرے سر پر ہے اور یہ میری زندگی کی آخری نماز ہے۔ پھر نہایت عاجزی سے اللہ اکبر کہتا ہوں، معانی کو ذہن میں رکھ کر تلاوت کرتا ہوں اور نہایت خشوع وخضوع سے نماز ادا کرتا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس کے قبول ہونے کی امید رکھتا ہوں، اور اپنے اعمال کے ناقص ہونے کی وجہ سے اس کے ٹھکرا دیے جانے کا خوف کرتا ہوں“۔ اللہ اکبر!

یہ ہے اللہ والوں کی نماز! باری تعالیٰ ہمیں اولیاء کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

طہارت کا بیان:

آقا و مولیٰ نورِ مجسم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے، "جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت ہے"۔ (صحیح مسلم)

یہاں طہارت سے مراد یہ ہے کہ نماز کی جگہ اور نمازی کا لباس پاک ہو نیز اس کا جسم حَدَثِ اکبر اور حَدَثِ اصغر سے پاک ہو یعنی نمازی پر غسل واجب نہ ہو اور وہ باوضو بھی ہو۔ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا، "اُس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے جہاں تصویر، کتا یا حالتِ جنابت میں کوئی شخص ہو"۔ (ابوداؤد)

اب پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ غسل یا وضو کیسے پانی سے کیا جائے۔

فقہاء فرماتے ہیں، پانی بے رنگ، بے بو اور بے ذائقہ یعنی قدرتی حالت میں ہو نیز پانی استعمال شدہ نہ ہو۔ اگر بدن پر کوئی نجاست نہ لگی ہو تو جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرے وہ پاک ہے مگر اس سے وضو یا غسل جائز نہیں۔

اسی طرح اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا ناخن یا بدن کا وہ حصہ جو دُھلا نہ ہو، یا جس پر غسل فرض ہے اس کے جسم کا بے دُھلا حصہ پانی میں پڑ جائے یا پانی سے چھو جائے تو وہ پانی مستعمل ہو گیا، اب اس سے وضو یا غسل نہیں ہو سکتا۔ اس کا پینا اور اس سے آٹا گوندھنا مکروہ ہے البتہ اسے کپڑے دھونے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

مستعمل پانی کو وضو یا غسل کے لیے استعمال کے قابل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملا دیں یا اس میں اتنا پانی ڈالیں کہ برتن کے کنارے سے بہنے لگے، اب اس پانی سے وضو یا غسل جائز ہے۔

وضو کے فرائض:

وضو کے چار فرائض ہیں۔

1- پورا منہ دھونا:

یعنی پیشانی کے شروع سے لیکر ٹھوڑی تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک تمام جلد پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔

مونچھوں یا بھنوؤں کے بال اگر گھنے ہوں تو صرف ان بالوں کا دھونا فرض ہے۔ اسی طرح داڑھی کے بال اگر گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا بھی فرض ہے۔ ہونٹوں کا وہ حصہ جو عادتاً بند کرنے کے بعد ظاہر رہتا ہے، اس کا دھونا بھی فرض ہے۔

2-دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا:

کسی عضو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصے پر کم از کم دو دو بوند پانی بہہ جائے۔ بھیگ جانے یا تیل کی طرح پانی چپڑ لینے یا آدھ بوند بہہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے اور نہ ہی اس سے وضو یا غسل ادا ہوگا۔ ہر قسم کے چھلے، نتھ، انگوٹھیاں، چوڑیاں وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ ان کے نیچے پانی نہ بہے تو انہیں اتار کر جلد کے ہر حصہ پر پانی پہنچانا ضروری ہے۔

نیل پالش لگی ہو تو اسے دور کیے بغیر وضو یا غسل نہ ہوگا، البتہ جس چیز کی آدمی کو عموماً یا خصوصاً ضرورت پڑتی رہتی ہے اور اس کی نگہداشت اور احتیاط میں حرج ہو، ناخنوں کے اندر یا اوپر یا کسی اور دھونے کی جگہ، اس کے لگے رہ جانے سے وضو ہو جائے گا اگر چہ وہ سخت چیز ہو اور اس کے نیچے پانی نہ پہنچے۔

مثلاً: پکانے گوندھنے والوں کے لیے آٹا، رنگ ریز کے لئے رنگ کا جرم، عورتوں کے لئے مہندی، لکھنے والوں کے لئے روشنائی، مزدور کے لئے گارا مٹی اور عام لوگوں کے لئے پلکوں میں سرمہ کا جرم یا بدن کا میل وغیرہ۔

3-چوتھائی سر کا مسح کرنا:

مسح کرنے کے لیے ہاتھ تر ہونا چاہیے خواہ تری اعضاء کے دھونے کے بعد رہ گئی ہو یا نئے پانی سے ہاتھ تر کرلیا ہو۔ کسی عضو کے مسح کے بعد ہاتھ میں جو تری باقی رہ

جائے گی وہ دوسرے عضو کے مسح کے لیے کافی نہ ہوگی۔

4-دونوں پاؤں دھونا:

انگلیوں کی کروٹیں، گھائیاں، گٹے تلوے اور ایڑیاں سب کا دھونا فرض ہے۔ اگر خلال کیے بغیر انگلیوں کے درمیان پانی نہ بہتا ہو تو خلال بھی فرض ہے۔

وضو کی سنتیں:

وضو کی سنتیں مندرجہ ذیل ہیں:

حکم الٰہی کی تعمیل اور ثواب حاصل کرنے کی نیت کرنا، پاک جگہ بیٹھ کر وضو کرنا، وضو شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا، دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا، مسواک کرنا، تین بار چلو بھر پانی سے کلی کرنا، تین بار ناک میں ہڈی تک پانی چڑھانا، پانی دائیں ہاتھ سے چڑھانا، بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرنا، ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا، داڑھی کا خلال کرنا، پورے سر کا مسح کرنا، کانوں کا مسح کرنا، اعضاء دھونے کی ترتیب قائم رکھنا، ہر دھونے والے عضو کو تین بار دھونا، اعضاء کو پے در پے اس طرح دھونا کہ پہلا عضو سوکھنے نہ پائے۔

وضو کرنے کا طریقہ:

وضو شروع کرنے سے قبل حکم الٰہی کی تعمیل اور ثواب پانے کی نیت کریں اور بسم اللہ پڑھ کر تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئیں پھر مسواک کریں۔ مسواک دائیں ہاتھ میں اس طرح پکڑیں کہ چھوٹی انگلی مسواک کے نیچے، درمیان کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا مسواک کے سرے پر نیچے ہو۔

پہلے دائیں جانب اوپر کے دانتوں پر مسواک کریں پھر بائیں طرف اوپر کے دانتوں پر، پھر دائیں طرف نیچے اور پھر بائیں طرف نیچے کے دانتوں پر مسواک کریں۔ مسواک دانتوں کی چوڑائی میں کرنی چاہیے۔

پھر تین بار چلو میں پانی لے کر اچھی طرح کلی کریں اور تین بار ناک میں پانی چڑھائیں اور بائیں ہاتھ کی انگلی سے ناک صاف کریں پھر تین بار اسطرح منہ دھوئیں کہ پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک کوئی جگہ خشک نہ رہے۔ اگر داڑھی ہو تو اس کا خلال بھی کیا جائے۔

پھر تین بار پہلے دایاں ہاتھ پھر بایاں ہاتھ کہنی سمیت دھوئیں۔ پھر دونوں ہاتھ تر کر کے پورے سر کا مسح کریں کہ انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کے سوا ایک ہاتھ کی باقی تین انگلیوں کے سرے دوسرے ہاتھ کی تین انگلیوں کے سرے سے ملائیں۔ اور پیشانی پر رکھ کر گردن تک اس طرح لے جائیں کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں۔ پھر وہاں سے ہتھیلیوں سے مسح کرتے ہوئے واپس لائیں۔

پھر شہادت کی انگلی کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصہ کا مسح کریں اور انگوٹھے سے کان کی بیرونی سطح کا، اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کریں۔ پھر تین بار پہلے دایاں پاؤں اور پھر بایاں پاؤں ٹخنوں سمیت بائیں ہاتھ سے دھوئیں اور انگلیوں کا خلال کریں۔ داہنے پاؤں میں خلال چھوٹی انگلی سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کریں اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کر کے چھوٹی انگلی پر ختم کریں۔

وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھنے کی عادت بنالیں کیونکہ حدیث شریف میں وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھنے والے کے لیے جنت کی بشارت آئی ہے۔

وضو کن باتوں سے ٹوٹ جاتا ھے:

مندرجہ ذیل چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

پیشاب یا پاخانہ کے مقام سے کسی چیز کا نکلنا، منہ بھر کے قے کرنا، خون یا پیپ یا زرد پانی کا نکل کر جسم پر بہہ جانا، کسی چیز سے سہارا لگا کر سو جانا، دُکھتی آنکھ سے پانی کا بہنا، نماز میں آواز سے ہنسنا، بے ہوشی یا جنون طاری ہونا۔

مسواک کا بیان:

آقا ومولیٰ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے، ''اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر گراں ہوگا تو میں ان کو حکم دیتا کہ وہ ہر نماز کے ساتھ مسواک کیا کریں''۔ (بخاری)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، ''مسواک لازم کرلو، کیونکہ اس سے منہ کی صفائی ہوتی ہے اور رب تعالیٰ بھی راضی ہوتا ہے''۔ (مسند احمد)

علماء فرماتے ہیں، مسواک کرنے کے ستر (70) فائدے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ طیبہ نصیب ہوتا ہے اور نزع کی تکلیف آسان ہوجاتی ہے۔

مسواک کرنا وضو کے لیے سنت ہے۔ مسواک نہ بہت نرم ہو اور نہ بہت سخت، بہتر ہے کہ پیلو، زیتون، یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو۔

مسواک چھوٹی انگلی کے برابر موٹی اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی ہو اور اتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ مسواک کرنا دشوار ہو۔

مسواک داہنے ہاتھ میں اس طرح پکڑیں کہ چھوٹی انگلی مسواک کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا مسواک کے سرے پر نیچے ہو اور مٹھی بند نہ کی جائے۔ اس طرح مسواک کرنے والا بواسیر کے مرض سے محفوظ رہتا ہے۔

مسواک دانتوں کی چوڑائی میں کرنی چاہیے، لمبائی میں نہیں۔ پہلے اوپر کے دانتوں پر دائیں جانب اور پھر بائیں جانب مسواک کریں پھر نیچے کے دانت پہلے دائیں اور پھر بائیں جانب سے صاف کریں۔ اوپر نیچے دائیں بائیں کم از کم تین تین مرتبہ مسواک کریں اور ہر بار مسواک کو دھولیں۔

غسل کے فرائض:

غسل کے تین فرض ہیں۔

اول: غرغرہ کرنا یعنی منہ بھر کر اس طرح کلی کرنا کہ ہونٹ سے حلق کی جڑ تک پانی پہنچ

جائے۔

دوم: ناک میں ہڈی تک پانی پہنچانا تا کہ دونوں نتھنوں میں ہڈی تک کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

سوم: سارے بدن پراس طرح پانی بہانا کہ بال برابر بھی جگہ خشک نہ رہے۔

اگر دانتوں میں گوشت کے ریشے یا پان چھالیہ وغیرہ پھنسے ہوئے ہوں تو انہیں صاف کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح ناک میں میل جم گئی ہو تو اسے صاف کر کے پانی سخت ہڈی کے شروع تک پہنچانا بھی لازم ہے البتہ روزے کی حالت میں مبالغہ سے بچنا چاہیے۔

غسل کا مسنون طریقہ:

غسل کی نیت کر کے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئیں پھر استنجے کی جگہ دھوئیں خواہ نجاست ہو یا نہیں۔ پھر بدن پر جہاں نجاست ہو، اسے دور کر کے وضو کریں مگر پاؤں نہ دھوئیں، اگر کسی چوکی پر غسل کریں تو پاؤں بھی دھولیں۔ پھر بدن پر تیل کی طرح پانی مل لیں پھر تین بار دائیں کندھے پر اور تین بار بائیں کندھے پر پانی بہائیں۔ پھر سارے جسم پر تین بار اچھی طرح پانی بہائیں اور ہاتھ پھیر کر ملیں تا کہ بال برابر بھی جگہ خشک نہ رہے۔

اگر وضو میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب غسل کی جگہ سے الگ ہو کر پاؤں دھو لیں۔ غسل کے دوران اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ نہ تو قبلہ رُخ ہوں اور نہ ہی کوئی کلام کریں یا دعا پڑھیں۔ نیز ایسی جگہ نہائیں جہاں بے پردگی نہ ہو۔

غسل اِن چیزوں سے فرض ہوتا ہے:-

شہوت کے ساتھ منی کا نکلنا، نیند میں احتلام ہونا، مباشرت کرنا خواہ انزال ہو یا نہیں، عورت کا حیض سے فارغ ہونا، عورت کا نفاس ختم ہونا۔

تیمم کب کیا جائے؟

جسے وضو یا غسل کی حاجت ہو مگر اسے پانی استعمال کرنے پر قدرت نہ ہو، اسے تیمم کرنا چاہیے۔ اس کی چند اہم صورتیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ چاروں طرف ایک ایک میل پانی کا پتہ نہ ہو،

۲۔ یا ایسی بیماری ہو کہ پانی کے باعث شدید بیمار ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو خواہ یہ اس نے خود آزمایا ہو یا کسی مستند اور غیر فاسق طبیب نے بتایا ہو،

۳۔ یا اتنی سخت سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو اور لحاف وغیرہ یا ایسی چیز اس کے پاس نہ ہو جس سے نہانے کے بعد سردی سے بچ سکے۔

۴۔ یا ٹرین یا بس سے اتر کر پانی استعمال کرنے میں گاڑی چھوٹ جانے کا اندیشہ ہو،

۵۔ یا وضو، غسل کرنے کی صورت میں نماز عیدین نکل جانے کا گمان ہو۔

تیمم کا طریقہ:

تیمم کے تین فرض ہیں۔

اول: نیت کرنا کہ یہ تیمم وضو یا غسل یا دونوں کی پاکی کے لئے ہے،

دوم: سارے منہ پر اس طرح ہاتھ پھیرنا کہ بال برابر جگہ بھی باقی نہ رہے،

سوم: دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا کہ کوئی حصہ باقی نہ رہے۔

تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کر کے بسم اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھ زمین کی جنس سے تعلق رکھنے والی کسی چیز (مثلاً: مٹی، پتھر، ماربل یا ایسی چیز جس پر کافی گرد و غبار ہو) پر ماریں اور اگر زیادہ مٹی لگ جائے تو ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر ماریں۔ پھر دونوں ہاتھ سارے منہ پر اس طرح پھیر لیں کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے۔ ہونٹ کا وہ حصہ جو عادتاً منہ بند ہونے کی حالت میں دکھائی دیتا ہے اس پر بھی مسح کرنا ضروری ہے۔ اگر داڑھی ہو تو اس کا خلال بھی کریں۔

پھر دوبارہ مٹی یا پتھر پر ہاتھ ماریں اور پہلے دائیں ہاتھ کا اس طرح مسح کریں کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ دائیں ہاتھ کی پشت پر رکھیں اور انگلیوں کے سرے سے کہنی تک لے جائیں اور پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے دائیں ہاتھ کے پیٹ یعنی اندرونی طرف پر پھیرتے ہوئے گٹے تک لائیں اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے دائیں انگوٹھے کی پشت کا مسح کریں۔

اسی طرح دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا مسح کریں۔ مٹی یا پتھر پر ہاتھ مارتے وقت انگلیاں کھلی ہوئی حالت میں ہوں۔ اگر انگلیوں کے درمیان غبار پہنچ گیا تو ان کا خلال سنت ہے اور اگر پتھر سے تیمم کیا جائے جس پر غبار نہ ہو تو انگلیوں کا خلال فرض ہے۔

تیمم کے وقت خواتین اس بات کی احتیاط رکھیں کہ انگوٹھی، چھلے، نتھ اور دیگر زیورات ہٹا کر جبکہ نیل پالش اُتار کر جلد کے ہر حصہ پر ہاتھ پھیرنا ضروری ہے۔

بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان دیتا ہے تو گرم پانی استعمال کرنا چاہیے، اگر گرم پانی نہ ملے تو تیمم کیا جائے۔ یونہی اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے نہائے اور گیلا ہاتھ پھیر کر پورے سر کا مسح کرے۔

اگر کسی عضو پر زخم کے باعث پٹی بندھی ہو یا پلاستر چڑھا ہو تو ہاتھ گیلا کر کے اس پٹی کے اوپر پھیر دیا جائے اور باقی جسم کو پانی سے دھویا جائے۔

جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر سے پانی بہانے میں نقصان نہ ہو تو پانی بہائے، پھر اتنا آرام ہو جائے کہ زخم والی جگہ مسح کر سکتا ہو تو فوراً مسح کرے، پھر جب اتنی صحت ہو جائے کہ عضو پر پانی بہا سکتا ہے تو پانی بہائے۔ غرض یہ کہ اعلیٰ پر جتنی قدرت حاصل ہوتی جائے، ادنیٰ پر اکتفا جائز نہیں۔

اگر نماز کا وقت اتنا کم رہ گیا کہ وضو یا غسل کرنے میں نماز قضا ہو جائے گی تو تیمم کر کے نماز پڑھ لینی چاہیے البتہ وضو یا غسل کر کے اس نماز کو دہرانا ضروری ہے۔

جس عذر کے باعث تیمم کیا گیا اگر وہ ختم ہو جائے تو تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔ یونہی جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے وضو کا اور جن باتوں سے غسل واجب ہوتا ہے ان سے غسل کا تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

کپڑے پاک کرنے کا طریقہ:

ناپاک کپڑے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں اچھی طرح دھو کر پوری قوت سے نچوڑیں یہاں تک کہ مزید قوت لگانے پر کوئی قطرہ نہ ٹپکے۔ پھر ہاتھ دھو کر کپڑے دھوئیں اور انہیں اسی طرح پوری طاقت سے نچوڑیں، پھر دوسری بار ہاتھ دھو کر انہیں پوری طاقت سے نچوڑنے پر کوئی قطرہ نہ ٹپکے، تو اب کپڑے پاک ہو گئے۔

اگر کسی نے پوری قوت سے کپڑا نچوڑ لیا مگر کوئی دوسرا جو طاقت میں زیادہ ہے، اسے نچوڑے تو چند بوند پانی مزید ٹپک جائے گا تو کپڑا پہلے کے حق میں پاک اور دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔

اس مسئلے میں احتیاط یہ کرنی چاہیے کہ ہر کوئی اپنا ناپاک کپڑا خود پاک کرے یا پھر انہیں بہتے پانی میں پاک کیا جائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ صابن یا واشنگ مشین سے کپڑے اچھی طرح دھولیں تاکہ نجاست کا اثر زائل ہو جائے۔

پھر انہیں کسی برتن میں ڈال دیں اور اتنا پانی ڈالیں کہ کپڑے پانی میں مکمل ڈوب جائیں اور پانی برتن کے کناروں سے بہنے لگے۔ جب پانی بہہ رہا ہو تو اس بہتے ہوئے پانی سے کپڑوں کو نکال لیں، یہ بہتے پانی کی وجہ سے پاک ہو گئے۔

ایسے نازک کپڑے جو نچوڑنے کے قابل نہیں ہیں، نیز چٹائی، قالین اور جوتا وغیرہ بھی اگر ناپاک ہو جائیں تو انہیں پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں دھو کر لٹکا دیا جائے یہاں تک کہ ان سے پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔ پھر دوبارہ دھو کر لٹکا دیں، جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے پھر تیسری بار دھو کر سکھا لیں، تو یہ پاک ہو جائیں گے۔

اذان کا بیان:

سرکارِ دو عالم ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے، ''اذان دینے والوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز ہوں گی''۔ (مسلم)

یعنی وہ رحمتِ الٰہی کے زیادہ امیدوار اور ثواب کے زیادہ مستحق ہوں گے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے، ''جو سات برس ثواب کے لیے اذان کہے، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے محفوظ رکھتا ہے''۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، ''جو اذان دینے والا محض ثواب کا طالب ہو، وہ اس شہید کی مثل ہے جو خون میں آلودہ ہے۔ اور جب وہ مرے گا تو قبر میں اس کا بدن کیڑوں سے محفوظ رہے گا''۔ (بہارِ شریعت بحوالہ طبرانی)

مسجد میں باجماعت پانچوں فرض نمازوں کی وقت پر ادائیگی کے لیے اذان سنت مؤکدہ ہے اور اس کا حکم واجب کی مثل ہے کہ اگر اذان نہ کہی تو وہاں سب کے سب لوگ گناہگار ہونگے۔ بے وضو اذان کہنا مکروہ ہے۔

ہر فرض نماز کے لئے اذان اس نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد کہی جا سکتی ہے۔

جو اذان وقت سے قبل کہی گئی، اسے وقت پر لوٹانا چاہیے۔

شریعت میں اذان ایک خاص قسم کا اعلان ہے جس کے لئے یہ الفاظ مقرر ہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف۔ آؤ کامیابی کی طرف، آؤ کامیابی کی طرف۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں''۔

اذان اور اقامت دونوں میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہتے وقت دائیں اور حَیَّ عَلَی الفَلاحِ کہتے وقت بائیں طرف منہ کرنا چاہیے۔ اذان سن کر اس کا جواب دینے کا حکم ہے یعنی جو کلمہ مؤذن کہے، سننے والا وہی کلمہ کہے مگر حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کے جواب میں ﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ﴾ کہے۔

فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد دو مرتبہ یہ کہا جائے۔
﴿اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ﴾۔ ''نماز نیند سے بہتر ہے''۔
اس کے جواب میں یہ کہیں، ﴿صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ﴾
''تم نے سچ کہا اور اچھا کام کیا اور تم نے حق کہا''۔

جب اذان ہو تو اتنی دیر کیلئے سلام وکلام اور تلاوت وغیرہ تمام اشغال موقوف کر دے اور اذان کو غور سے سنے اور جواب دے۔ اقامت کا بھی یہی حکم ہے۔ جو اذان کے وقت میں باتوں میں مشغول رہے اس پر معاذ اللہ خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے۔

جب مؤذن ﴿اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ﴾ کہے تو سننے والا درود شریف پڑھے، ﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ﴾
اور مستحب ہے کہ اپنے انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے اور یہ پڑھے،
﴿قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ . اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ﴾
ایسا کرنے والے کو حضور ﷺ اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں گے۔ (حدیث)

جماعت کے وقت جو کلمات کہے جاتے ہیں انہیں اقامت کہتے ہیں۔ یہ اذان کی

مثل ہے سوائے اس کے کہ اقامت میں حَیَّ عَلَی الفَلَاح کے بعد دو مرتبہ یہ بھی کہا جاتا ہے، ﴿قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ﴾ ''نماز کے لئے جماعت کھڑی ہوگئی''۔

اس کے جواب میں یہ کہا جائے،

﴿اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ﴾

''اللہ اس کو قائم رکھے اور ہمیشہ رکھے جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں''۔

اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اُسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے، اسے چاہیے کہ بیٹھ جائے اور جب مکبر حَیَّ عَلَی الفَلَاح پر پہنچے اُس وقت کھڑا ہو۔ یونہی جو لوگ مسجد میں بیٹھے ہیں وہ بھی بیٹھے رہیں اور اُس وقت کھڑے ہوں جب مکبر حَیَّ عَلَی الفَلَاح پر پہنچے۔ یہی حکم امام کے لئے بھی ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

اگر چند اذانیں سنے تو سننے والے کو پہلی اذان کا جواب دینا چاہیے اور بہتر ہے کہ سب کا جواب دے دیا جائے۔ خطبہ کی اذان کا جواب زبان سے دینا مقتدیوں کو جائز نہیں۔ اذان کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ، اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادُ﴾

''اے اللہ! اے اس دعوت کامل اور قائم ہونے والی نماز کے مالک! تو ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ، فضیلت اور بلند درجہ عطا کر اور اُن کو اُس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے اور ہمیں قیامت میں اُن کی شفاعت عطا فرما، بیشک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا''۔

نمازوں کی رکعات:

۱۔ فجر کی چار رکعات ہیں، پہلے دو سنت (مؤکدہ) اور پھر دو فرض۔

۲۔ ظہر کی نماز کی بارہ رکعات ہیں جن کی ترتیب یوں ہے: پہلے چار سنت (مؤکدہ)، پھر چار فرض، پھر دو سنت (مؤکدہ) اور پھر دو نفل۔

۳۔ عصر کی نماز کی آٹھ رکعات ہیں۔ پہلے چار سنت (غیر مؤکدہ) پھر چار فرض۔

۴۔ مغرب کی نماز کی سات رکعات ہیں۔ تین فرض پھر دو سنت (مؤکدہ) پھر دو نفل۔

۵۔ عشاء کی نماز کی سترہ رکعات ہیں جن کی ترتیب یہ ہے: چار سنت (غیر مؤکدہ)، چار فرض، دو سنت (مؤکدہ) دو نفل، تین وتر (واجب) اور دو نفل۔

سنتیں بعض مؤکدہ ہیں کہ شریعت میں اس پر تاکید آئی، بلا عذر ایک بار بھی ترک کرے تو مستحق ملامت ہے اور ترک کی عادت کرے تو فاسق، مردودُالشھادۃ اور مستحق نار ہے۔ اور بعض ائمہ نے فرمایا کہ وہ گمراہ ٹھہرایا جائے گا اور گناہگار ہے اگرچہ اس کا گناہ واجب کے ترک سے کم ہے۔

سنت کو ترک کرنے کی عادت بنالینا حرام کے قریب ہے اور ایسے شخص کے متعلق اندیشہ ہے کہ معاذ اللہ شفاعت سے محروم ہو جائے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا، "جو سنت کو ترک کرے گا اسے میری شفاعت نہ ملے گی"۔

نماز کی شرائط:

نماز کی چھ شرائط ہیں۔ طہارت، سترِ عورت، استقبالِ قبلہ، وقت، نیت، تحریمہ۔

1۔ نماز کی پہلی شرط طہارت ہے یعنی نمازی کا جسم اور لباس پاک ہونا چاہیے نیز جس جگہ نماز پڑھی جائے وہ بھی نجاست سے پاک ہونی ضروری ہے۔ طہارت کے لئے اگر حاجت ہو تو غسل کیا جائے ورنہ وضو کرنا ضروری ہے۔ وضو، غسل، تیمم اور کپڑے پاک کرنے کے متعلق ضروری مسائل پہلے بیان کیے جا چکے ہیں۔

2۔ نماز کی دوسری شرط سترِ عورت ہے یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے اسے چھپایا جائے۔ مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک حصہ ستر

عورت ہے جبکہ عورت کے لیے دونوں ہتھیلیوں، پاؤں کے تلوؤں اور چہرے کے سوا سارا بدن عورت یعنی چھپانے کی چیز ہے۔

نماز کے علاوہ عورت کو نامحرموں سے چہرے کا پردہ کرنا بھی لازم ہے۔ اتنا باریک لباس جس سے جسم کی رنگت جھلکتی ہو یا ایسا باریک دوپٹہ جس سے بالوں کی سیاہی چمکے، ستر کے لئے کافی نہیں یعنی ایسے لباس میں نماز نہیں ہوتی بلکہ ایسا لباس نماز کے علاوہ بھی حرام ہے۔

3۔ نماز کی تیسری شرط استقبالِ قبلہ یعنی کعبہ کی طرف منہ کرنا ہے۔ نمازی کا منہ اور سینہ قبلہ کی طرف ہونا چاہیے۔

4۔ چوتھی شرط نماز کا وقت ہے۔

فجر کی نماز کا وقت صبح صادق سے لے کر سورج کی کرن چمکنے تک ہے۔ یعنی سورج طلوع ہونے سے پہلے نماز فجر مکمل کر لینی چاہیے۔

ظہر کی نماز کا وقت سورج ڈھلنے سے اس وقت تک ہے جب ہر چیز کا سایہ اصل سائے سے دوگنا ہو جائے۔ اصلی سایہ وہ ہے جو سورج کے خط نصف النہار پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے۔

عصر کی نماز کا وقت ظہر کا وقت ختم ہونے سے لے کر سورج غروب ہونے تک ہے۔ غروب آفتاب سے قبل بیس منٹ کا وقت مکروہ ہوتا ہے اس سے پہلے نماز عصر پڑھ لینی چاہیے اگر کسی وجہ سے عصر نہ پڑھی ہو تو اس مکروہ وقت میں پڑھ لینی چاہیے۔

مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شفق غروب ہونے تک ہے جبکہ عشاء کا وقت شفق غروب ہونے سے لیکر طلوع فجر تک ہے البتہ نصف شب سے زائد تاخیر بلا عذر صحیح نہیں۔

5۔ نماز کی پانچویں شرط نیت ہے۔ نیت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں۔ اس کا

ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اُس وقت کوئی پوچھے کہ کون سی نماز پڑھ رہے ہو تو فوراً بتا دے اگر سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوگی۔ زبان سے نیت کہہ لینا مستحب ہے اور اس کے لئے کسی زبان کی قید نہیں۔ بہتر ہے کہ تکبیر اولیٰ کہتے وقت نیت موجود رہے۔

6۔ نماز کی چھٹی شرط تکبیر تحریمہ ہے یعنی اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کی جائے۔ لفظ ''اللہ'' کو ''آللہ'' یا ''اکبر'' کو ''اکبار'' کہا تو نماز نہ ہوگی بلکہ اس کے فاسد معنی سمجھ کر جان بوجھ کر ایسا کہے تو کافر ہے۔

کن اوقات میں نماز منع ہے؟

جن اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے ان میں طلوع آفتاب سے بیس منٹ بعد تک، غروب آفتاب سے بیس منٹ قبل سے غروب تک اور ضحوۂ کبریٰ یعنی نصفُ النہار شرعی سے نصفُ النہار حقیقی یعنی زوال تک کا وقت شامل ہیں۔

ان اوقات میں کوئی نماز یا سجدۂ تلاوت جائز نہیں۔ ان اوقات کے علاوہ ہر وقت قضا نمازیں اور نوافل پڑھے جاسکتے ہیں البتہ صبح صادق سے طلوع آفتاب تک اور نماز عصر سے آفتاب غروب ہونے تک کوئی نفل نماز اور امام کے خطبۂ جمعہ کے لئے کھڑا ہونے سے لیکر فرض جمعہ ختم ہونے تک نفل اور سنت دونوں جائز نہیں۔

نماز کا مسنون طریقہ:

باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلیوں کا فاصلہ رہے۔ پھر اپنے ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ انگوٹھے کانوں کی لو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوں نہ خوب کھلی ہوئی بلکہ اپنی اصل حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ رخ ہوں۔

پھر نیت کر کے اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ ناف کے نیچے لا کر اس طرح باندھ لیں کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی پشت پر اور درمیانی تین انگلیاں کلائی کی پشت پر ہوں پھر

انگوٹھے اور چھوٹی انگلی کو حلقہ بنا کر بائیں کلائی کو پکڑ لیں اور ثناء پڑھیں۔

﴿سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ
وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَ لَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ﴾

''پاک ہے تو اے اللہ! اور میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں''۔

پھر تعوذ اور تسمیہ پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھیں۔

﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○﴾

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی، شیطان مردود سے''۔

''اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے''۔

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ○﴾

''سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا، بہت مہربان رحمت والا، روزِ جزا کا مالک، ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں، ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ اُن کا جن پر تو نے احسان کیا، نہ اُن کا جن پر غضب ہوا، اور نہ بہکے ہوؤں کا''۔

(کنزالایمان از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ)

سورہ فاتحہ کے بعد آہستہ سے آمین کہیں۔ اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیات یا تین آیات کے برابر کوئی آیت پڑھیں۔

﴿قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ○ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ○
وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ○﴾

''تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اُس کی کوئی اولاد، اور نہ وہ

کسی سے پیدا ہوا، اور نہ اُس کے جوڑ کا کوئی"۔ (کنزالایمان)

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں اور انگلیاں کھول کر گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور اتنا جھکیں کہ سر اور کمر ایک سطح پر رہے۔ رکوع میں نظر دونوں پاؤں کی پشت پر رہے جبکہ قیام کے دوران نگاہ سجدے کی جگہ رکھنی چاہیے۔

رکوع میں کم از کم تین بار یہ پڑھیں۔

﴿ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم ﴾

"پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا"۔ پھر تسمیع کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں۔

﴿ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ﴾

"اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی"، پھر تحمید کہیں۔

﴿ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ﴾

"اے ہمارے مالک! سب تعریفیں تیرے لیے ہی ہیں"۔

پھر تکبیر کہتے ہوئے یوں سجدہ میں جائیں کہ پہلے گھٹنے اور پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک اور پھر پیشانی زمین پر جمائیں اور چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھیں۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ سجدے کے دوران ناک کی ہڈی زمین پر صحیح لگی ہوئی ہو۔ نظر ناک کے سرے پر رہے، دونوں پاؤں کی تمام انگلیاں زمین پر قبلہ رخ لگی ہوں اور دونوں ہتھیلیاں زمین پر قبلہ رخ بچھی ہوں، نیز دونوں بازو کروٹوں سے اور پیٹ رانوں سے اور رانیں پنڈلیوں سے جدا رہیں۔

سجدے میں کم از کم تین بار یہ تسبیح پڑھیں۔

﴿ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی ﴾

"پاک ہے میرا پروردگار بہت بلند"۔

سجدے سے اُٹھتے ہوئے تکبیر کہیں اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دایاں

پاؤں کھڑا کر کے اُس کی انگلیاں قبلہ رخ کر لیں۔ اس دوران ہتھیلیاں رانوں پر بچھا کر گھٹنوں کے پاس اس طرح رکھیں کہ انگلیاں قبلہ رخ رہیں۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے اسی طرح دوسرا سجدہ کریں۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اس طرح کھڑے ہوں کہ پہلے سر اٹھائیں پھر ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑے ہو جائیں۔

اب صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر قرأت شروع کریں پھر اسی طرح رکوع اور سجدے کر کے دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں پر بیٹھ جائیں اور تشہد پڑھیں۔

﴿ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ﴾

”تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی (ﷺ) اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اُس کے بندے اور رسول ہیں“۔

تشہد پڑھتے وقت جب ﴿اَشْھَدُ اَنْ لَّآ﴾ کے قریب پہنچیں تو دائیں ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائیں اور چھوٹی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کو ہتھیلی کے ساتھ ملا دیں اور لفظ ”لا“ پر شہادت کی انگلی اٹھائیں اور ”اِلَّا“ پر نیچے کر لیں اور پھر سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لیں۔ قعدہ کے دوران نظر اپنی گود کی طرف رکھیں۔

اگر فرض نماز ہو اور دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہوں تو تشہد کے بعد کھڑے ہو جائیں اور اگلی رکعتوں کے قیام کے بعد سورۃ فاتحہ کے بعد چھوٹی سورت نہ ملائیں۔

آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھیں۔

﴿ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ

وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ﴾

"اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اور اُن کی آل پر جس طرح تو نے درود بھیجا سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر اور اُن کی آل پر، بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔

اے اللہ! برکت نازل کر ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور اُن کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل کی سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر اور اُن کی آل پر، بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے"۔

پھر یہ دعا یا کوئی دعائے ماثورہ پڑھ لیں۔

﴿اَللّٰهُمَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِO اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُO﴾

"اے اللہ! اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو، اے ہمارے رب! اور ہماری دعا سن لے۔ اے اللہ! اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا"۔

پھر پہلے دائیں کندھے کی طرف منہ کرکے سلام کہیں اور پھر بائیں طرف بھی۔

﴿اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ﴾ ...... "تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت"۔

نماز کے بعد دونوں ہاتھ سینے کے مقابل اُٹھا کر اللہ تعالیٰ سے اخلاص و عاجزی سے دعا مانگیں اور دعا کے بعد اپنے چہرے پر پھیر لیں۔

☆ اگر چار رکعت سنت یا نفل نماز پڑھیں تو تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی چھوٹی سورت یا اس کے برابر آیات بھی پڑھیں۔

☆ سنت غیر مؤکدہ اور نفل نماز کے پہلے قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف اور دعا بھی پڑھیں اور تیسری رکعت کے شروع میں ثناء بھی پڑھیں۔

☆ اگر جماعت سے نماز پڑھیں تو پہلی رکعت کے قیام میں صرف ثناء پڑھیں اور خاموش کھڑے رہیں۔ یونہی دیگر رکعتوں کے قیام میں بھی مقتدی کو قرأت نہیں کرنی چاہیے۔ رکوع سے اٹھتے وقت امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے اور مقتدی صرف رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہے۔

رسولِ خدا ﷺ کی نماز:

نماز کی پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اُٹھانے کے علاوہ عام نمازوں میں رکوع اور سجود کے وقت رفع یدین کرنا ابتدائے اسلام میں تھا، بعد میں منسوخ ہوگیا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس رسول کریم ﷺ تشریف لائے جبکہ ہم نماز میں رفع یدین کررہے تھے۔ آپ نے فرمایا: "کیا حال ہے ان کا جو نماز میں اپنے ہاتھوں کو سرکش گھوڑوں کی دُموں کی طرح اُٹھارہے ہیں۔ نماز میں سکون اختیار کرو"۔ (سنن نسائی، سنن ابی داؤد)

آپ ہی سے روایت ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو فرمایا، "کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں اس طرح ہاتھ اٹھاتے دیکھتا ہوں جیسے وہ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہیں۔ نماز سکون کے ساتھ ادا کرو"۔ (صحیح مسلم باب الامر بالسکون فی الصلوٰۃ)

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ پس آپ نے نماز پڑھی تو تکبیرِ اُولیٰ کے سوا کہیں بھی رفع یدین نہ کیا۔ (جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابی داؤد)

جب جہری نماز میں امام سورۃ فاتحہ کی تلاوت ختم کرلے، اُس وقت امام اور مقتدیوں کو آہستہ آواز سے آمین کہنا سنت ہے۔

حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھا تو آپ نے آہستہ آواز میں آمین کہی۔ (جامع ترمذی)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ''امام کے پیچھے کسی بھی نماز میں قرأت نہ کی جائے، خواہ وہ نماز جہری ہو یا سرّی''۔ (صحیح مسلم، مصنف ابن ابی شیبہ)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ''جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو بیشک امام کی قرأت ہی اسکی قرأت ہے''۔ (مسند امام اعظم، موطا امام مالک، مؤطا امام محمد، مصنف عبدالرزاق، ابن ماجہ)

آقا و مولیٰ رحمتِ عالم ﷺ نے صحابہ کو نماز سکھائی تو فرمایا، ''جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو''۔ (صحیح مسلم باب التشہد فی الصلوۃ)

رسول کریم ﷺ، سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع فرماتے تھے۔ (مصنف امام عبدالرزاق)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ''سنت یہ ہے کہ نماز میں ایک ہتھیلی کو دوسری ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھا جائے''۔ (ابوداؤد، مسند احمد، سنن دار قطنی، سنن الکبریٰ للبیہقی، از جاجۃ المصابیح)

حضرت وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ''میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے ہوئے ہیں''۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، از جاجۃ المصابیح)

(مذہب حنفی کے مطابق نماز کے دلائل کے لیے فقیر کی کتاب ''رسولِ خدا ﷺ کی نماز'' پڑھیے)

نماز کے فرائض:

نماز کے سات فرائض ہیں۔

1۔ تکبیر تحریمہ جو دراصل نماز کی شرائط میں سے ہے مگر نماز کے افعال سے بہت زیادہ تعلق ہونے کی وجہ سے اسے نماز کے فرائض میں بھی شمار کیا جاتا ہے۔ اگر تکبیر تحریمہ کہنے کے وقت نماز کی کوئی شرط نہ پائی گئی تو نماز نہ ہوگی۔

اگر مقتدی نے لفظ ''اللہ'' امام کے ساتھ کہا لیکن ''اکبر'' کو امام سے پہلے ختم کر لیا تو نماز نہ ہوئی۔ اگر مقتدی امام کو رکوع کی حالت میں پائے تو مقتدی کو چاہیے کہ تکبیر تحریمہ قیام کی حالت میں کہے اور پھر دوسری تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جائے۔ اگر

پہلی رکعت کا رکوع مل جائے تو تکبیر اولیٰ کی فضیلت مل جاتی ہے۔

2۔ قیام یعنی سیدھا کھڑا ہونا نماز میں فرض ہے۔ قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قرأت کی جائے۔ قیام اس وقت ساقط ہوگا جب کوئی کھڑا نہ ہو سکے یا سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو یا اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہو یا ناقابلِ برداشت تکلیف ہوتی ہو۔ معمولی بخار یا قابلِ برداشت تکلیف کے باعث قیام چھوڑنا جائز نہیں۔

3۔ قرأت یعنی تمام حروف کا مخارج سے ادا کرنا تاکہ ہر حرف دوسرے حرف سے ممتاز ہو جائے نیز ایسے پڑھنا کہ اسے خود سن سکے، فرض ہے۔ محض لب ہلانا تلاوت کے لئے کافی نہیں۔ پڑھنے کی تعریف یہ ہے کہ کم از کم اتنی آواز سے پڑھے کہ خود سنے۔ اگر ایسے پڑھے کہ خود نہ سن سکے جبکہ سننے سے مانع کوئی سبب مثلاً شور وغیرہ نہ ہو تو نماز نہ ہوگی۔

فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اور وتر و نوافل کی ہر رکعت میں مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض ہے۔ صحیح احادیث میں ہے کہ امام کی قرأت مقتدیوں کے لئے کافی ہے لہٰذا مقتدی کو کسی نماز میں قرأت جائز نہیں خواہ وہ سرّی نماز ہو (یعنی ظہر و عصر) یا جہری نماز (یعنی فجر، مغرب اور عشاء)۔

4۔ رکوع بھی فرض ہے۔ اس کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اتنا جھکا جائے کہ ہاتھ بڑھائیں تو گھٹنوں تک پہنچ جائیں، اور اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ کمر سیدھی ہو نیز سر اور پیٹھ یکساں اونچے ہوں۔

5۔ سجود یعنی ہر رکعت میں دوبار سجدہ کرنا فرض ہے۔ پیشانی اور ناک کی ہڈی کا زمین پر جمنا سجدہ کی حقیقت ہے اور ہر پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط۔ اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اُٹھے رہے تو نماز نہ ہوئی بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی جب بھی نماز نہ ہوئی۔

6۔ قعدہ اخیرہ یعنی تمام رکعتیں پڑھ کر اتنی دیر بیٹھنا کہ پوری تشہد پڑھ لی جائے، فرض ہے۔ اگر سجدہ سہو کیا تو اس کے بعد بقدر تشہد بیٹھنا فرض ہے۔

7۔ خروج بصنعہ یعنی آخری قعدہ کے بعد سلام پھیرنا فرض ہے۔ قیام، رکوع، سجود اور قعدہ اخیرہ میں ترتیب بھی فرض ہے۔ نیز جو چیزیں فرض ہیں، ان میں امام کی پیروی مقتدی پر فرض ہے۔

نماز کے واجبات:

۱۔ تکبیر تحریمہ کے لیے ''اللہ اکبر'' کہنا،

۲۔ فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں اور دیگر نمازوں کی ہر رکعت میں ایک بار پوری سورت فاتحہ پڑھنا،

۳۔ فرض کی پہلی دو اور باقی نمازوں کی ہر رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد چھوٹی سورۃ یا تین چھوٹی آیات کے برابر ایک دو آیتیں پڑھنا،

۴۔ ہر رکعت میں رکوع ایک ہی مرتبہ کرنا،

۵۔ ہر رکعت میں سجدہ دو ہی مرتبہ کرنا،

۶۔ قومہ یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا،

۷۔ جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا،

۸۔ سجدے میں پیشانی اور ناک دونوں کو زمین پر لگانا،

۹۔ سجدے میں دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگانا،

۱۰۔ رکوع، سجدہ، قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا،

۱۱۔ قعدہ اولیٰ یعنی تین یا چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد بیٹھنا،

۱۲۔ دونوں قعدوں کے درمیان التحیات و تشہد پڑھنا،

۱۳۔ پہلے قعدہ میں تشہد کے بعد کچھ نہ پڑھنا،

۱۴۔ پہلی رکعت کے بعد اور چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت میں قعدہ نہ کرنا،

۱۵۔ جہری نماز یعنی فجر و مغرب و عشاء میں امام کو آواز سے قرأت کرنا،

۱۶۔ سرّی نماز یعنی ظہر و عصر میں امام کو آہستہ قرأت کرنا،

۱۷۔ امام بلند آواز سے تلاوت کرے یا آہستہ، اسوقت مقتدیوں کا خاموش رہنا،

۱۸۔ سوائے قرأت کے تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا،

۱۹۔ دو فرض یا دو واجب یا واجب و فرض کے درمیان تین تسبیح کے برابر وقفہ نہ ہونا،

۲۰۔ دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظ ''السلام'' کہنا،

۲۱۔ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا اور دعائے قنوت سے قبل تکبیر کہنا،

۲۲۔ عیدین میں چھ تکبیریں اور دوسری رکعت کے رکوع کے لیے تکبیر کہنا،

۲۳۔ آیتِ سجدہ تلاوت کرنے پر سجدۂ تلاوت کرنا،

۲۴۔ ہر فرض اور واجب کا اس کی جگہ پر ادا کرنا،

۲۵۔ نماز کے ارکان سکون و اطمینان سے ادا کرنا۔

سجدۂ سہو کا طریقہ:

جب کوئی واجب بھول سے رہ جائے یا کوئی واجب مکرر ادا کرلیا جائے یا کسی فرض کی ادائیگی میں تاخیر ہو جائے تو سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدے میں تشہد پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیریں اور دو سجدے کر کے پھر تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر لیں۔

اگر سورہ فاتحہ اور چھوٹی سورت پڑھنے کے درمیان تین بار سبحان اللہ کہنے کے برابر خاموش رہا تو سجدہ سہو واجب ہو گیا۔ فرض، واجب اور مؤکدہ سنتوں کے قعدہ اولیٰ میں اگر تشہد کے بعد بھول کر اتنا کہہ لیا، ﴿اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ﴾ یا ﴿اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا﴾ تو سجدہ سہو واجب ہو گیا۔

نماز کی سنتیں:

☆ تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھانا،

☆ ہتھیلیوں اور انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا،

☆ تکبیر کے وقت چہرہ قبلہ رخ رکھنا (یعنی اس وقت سر جھکا ہوا نہ ہو)،

☆ تکبیر کہنے سے پہلے ہاتھ اٹھانا (تحریمہ ہو یا تکبیر قنوت یا تکبیراتِ عیدین)،

☆ دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھ کر گھیرا باندھ کر ناف کے نیچے رکھنا،

☆ ثناء تعوذ اور تسمیہ آہستہ پڑھنا، فاتحہ کے بعد آہستہ آمین کہنا،

☆ ہر رکعت کے شروع میں آہستہ تسمیہ پڑھنا،

☆ ایک رکن سے دوسرے رکن میں جاتے ہوئے تکبیر کہنا،

☆ امام کا تکبیریں، تسمیع اور سلام بقدرِ ضرورت بلند آواز سے کہنا،

☆ فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنا،

☆ رکوع اور سجود میں تین تین بار تسبیح پڑھنا،

☆ رکوع میں گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑنا اور انگلیاں خوب کھلی رکھنا،

☆ رکوع میں ٹانگیں سیدھی رکھنا اور سر اور کمر برابر رکھنا،

☆ رکوع سے اٹھتے وقت امام کا تسمیع اور مقتدی کا تحمید کہنا،

☆ اکیلے نماز پڑھنے والے کو دونوں یعنی تسمیع اور تحمید کہنا،

☆ سجدے میں جاتے وقت پہلے گھٹنے، پھر ناک، پھر پیشانی رکھنا،

☆ سجدے سے اُٹھتے وقت اس کے برعکس کرنا،

☆ سجدے میں بازو کروٹوں سے اور پیٹ رانوں سے جدا رکھنا،

☆ سجدے میں کلائیاں زمین سے اونچی رکھنا اور ہاتھوں کی انگلیوں کا زمین پر باہم ملی ہوئی حالت میں رکھنا،

☆ سجود میں پاؤں کی تمام انگلیوں کے پیٹ زمین سے لگنا اور ان کا قبلہ رو ہونا،
☆ دوسری رکعت کیلئے پنجوں کے بل اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اُٹھنا (اگر عذر نہ ہو)،
☆ دونوں سجدوں کے درمیان دایاں پاؤں کھڑا کر کے بایاں بچھا کر اس پر بیٹھنا،
☆ قعدہ میں دونوں ہاتھوں کو رانوں پر اور انگلیوں کو اصل حالت پر رکھنا،
☆ تشھد میں لفظ لاَ پر کلمہ کی انگلی اٹھانا اور اِلاَّ پر گرا کر سب انگلیاں سیدھی کر لینا،
☆ آخری قعدہ میں درود شریف اور دعا پڑھنا،
☆ پہلے دائیں اور پھر بائیں طرف سلام کہنا۔

یہ سب امور حضور ﷺ کی سنتیں ہیں۔ ان میں سے کوئی سنت بھولے سے رہ جائے یا قصداً ترک کی جائے تو نماز نہیں ٹوٹے گی مگر جان بوجھ کر سنت چھوڑنا، ناجائز ہے۔

عورتوں کی نماز:

عورتوں کی نماز مردوں سے مندرجہ ذیل اُمور میں مختلف ہے:-

☆ نماز سے قبل عورتوں کو اس بات کا اطمینان کر لینا چاہیے کہ ان کے چہرے، ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووَں کے سوا تمام جسم دبیز کپڑوں سے ڈھکا ہوا ہے۔ ایسا باریک کپڑا جس سے بدن کی رنگت جھلکتی ہو یا ایسا باریک دوپٹہ جس سے بالوں کی سیاہی چمکے، پہن کر نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔ گردن، کان، سر کے لٹکتے ہوئے بال اور کلائیاں چھپانا بھی فرض ہے۔

☆ چہرے، ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووَں کے سوا کوئی عضو نماز شروع کرتے وقت چوتھائی مقدار میں کھلا ہوا اور اُسے چھپائے بغیر اللہ اکبر کہہ لیا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔ اور اگر نماز کے دوران کوئی عضو چوتھائی مقدار کے برابر اتنی دیر کھلا رہا جس میں تین بار سبحان اللہ کہا جا سکے تو نماز نہ ہوئی۔

☆ خواتین نماز شروع کرتے وقت اپنے ہاتھ کانوں کی بجائے صرف کندھوں

تک اٹھائیں اور انہیں دوپٹوں سے باہر نہ نکالیں۔

☆ پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر بائیں ہتھیلی سینے پر رکھ کر اس کی پشت پر دائیں ہتھیلی رکھیں۔

☆ رکوع کرتے وقت صرف اتنا جھکیں کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، انگلیاں باہم ملی ہوئی ہوں اور گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا خم دے کھڑی رہیں نیز ان کے بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔

☆ خواتین سجدہ سمٹ کر کریں یعنی پیٹ رانوں سے اور رانیں پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے اور بازو پہلوؤں سے ملا دیں اور کلائیاں زمین پر بچھا دیں نیز پاؤں کھڑے کرنے کی بجائے دائیں طرف نکال کر بچھا دیں۔

☆ قعدہ میں دونوں پاؤں دائیں جانب نکال دیں اور بائیں کولھے پر بیٹھیں۔

☆ خواتین کے لئے گھر کے اندر یعنی کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے اور تہہ خانے میں نماز پڑھنا کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔(ابوداؤد)

نماز فاسد کرنے والی چیزیں:

مندرجہ ذیل باتوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے:۔

☆ بھول کر یا جان بوجھ کر کسی سے کلام کرنا،

☆ کسی کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا،

☆ کسی کی چھینک کا جواب دینا،

☆ نماز کی حالت میں کھانا پینا،

☆ بلا عذر سینہ کو جہتِ کعبہ سے پھیرنا،

☆ دورانِ نماز وضو ٹوٹ جانا،

☆ نماز میں قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا،

☆ قرأت یا اذکار میں سخت غلطی کرنا،

☆ درد یا مصیبت کی وجہ سے آہ، اوہ، اُف وغیرہ الفاظ کا نکلنا (مریض کی زبان سے بے اختیار آہ، اوہ نکل جائے یا ثواب وعذاب کے ذکر پر یہ الفاظ کہے تو معاف ہے)

☆ آواز سے رونے کے سبب حروف پیدا ہونا (خشوع کے سبب رونا جائز ہے)،

☆ دونوں ہاتھ سے ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والا سمجھے کہ یہ نماز میں نہیں،

☆ نماز کے کسی رکن میں کوئی غیر متعلقہ کام تین بار کرنا،

مثلاً ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اس طرح کہ ایک بار کھجا کر ہاتھ ہٹالیا پھر کھجایا اور ہاتھ ہٹالیا پھر تیسری بار کھجایا اور ہاتھ ہٹالیا۔ اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ کھجایا تو اسے ایک ہی مرتبہ شمار کیا جائے گا۔

☆ کسی عذر کے بغیر کھانسنا،

کھنکارنے میں جب دو حروف ظاہر ہونگے جیسے ''اح'' تو نماز فاسد ہو جائے گی جبکہ نہ عذر ہو نہ کوئی صحیح غرض۔ اگر عذر ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لئے ایسا کیا جائے مثلاً آواز صاف کرنے کے لئے، یا امام سے غلطی ہوگئی، اس لئے کھنکارتا ہے کہ وہ درست کرلے، یا اس لئے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو، ان صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔

نماز کے مکروہات:

☆ نماز میں کپڑے یا بدن یا داڑھی کے ساتھ کھیلنا،

☆ کپڑا اسمیٹنا مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے کپڑے اٹھالینا،

☆ کپڑا لٹکانا مثلاً سر یا کندھے پر رومال اس طرح ڈالنا کہ کنارے لٹکتے ہوں،

☆ آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہو یا آدھی آستین والی قمیص پہننا،

☆ شدت کا پیشاب پاخانہ معلوم ہوتے وقت یا غلبۂ ریاح کے وقت نماز پڑھنا،

☆ آسمان کی طرف نظریں اٹھانا یا ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا،

☆ انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا،

☆ کمر پر ہاتھ رکھنا (نماز کے علاوہ بھی ایسا نہ کیا جائے)،

☆ مرد کا سجدے میں کلائیوں کا بچھانا،

☆ کسی کے چہرے کے سامنے نماز پڑھنا،

☆ نماز میں جان بوجھ کر جماہی لینا،

☆ جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اُسے پہن کر نماز پڑھنا،

☆ شلوار کا کپڑا نیفے کے پاس سے گھرسنا، یا پتلون کے پائنچے موڑ لینا،

☆ کرتے یا قمیص کے بٹن نہ لگانا کہ سینہ کھلا رہے،

☆ نمازی کے سامنے یا دائیں یا بائیں یا سر پر تصویر کا ہونا،

☆ امام سے پہلے رکوع و سجود کرنا یا سجدے سے سر اٹھانا،

☆ قیام کے علاوہ کسی اور رکن میں قرآن مجید پڑھنا،

☆ قرأت کو رکوع میں پہنچتے تک ختم کرنا،

☆ سجدہ کو جاتے وقت بلا عذر گھٹنوں سے پہلے ہاتھ نیچے رکھنا یا سجدہ سے اٹھتے وقت ہاتھ اٹھانے سے قبل گھٹنے اٹھالینا،

☆ قبر کے سامنے نماز پڑھنا جبکہ درمیان میں کوئی آڑ نہ ہو،

☆ واجب صحیح طرح ادا نہ کرنا مثلاً رکوع و سجود میں کمر سیدھی نہ کرنا، قومہ اور جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلے جانا وغیرہ۔

☆ سورتوں کی ترتیب کے الٹ یعنی ترتیب کے خلاف قرآن مجید پڑھنا۔ مثلاً پہلی رکعت میں ''سورۃ الکافرون'' پڑھی ہو تو دوسری رکعت میں ''سورۃ الکوثر'' پڑھنا مکروہ ہے کہ یہ ترتیب کے خلاف ہے۔

☆ نماز میں آنکھیں بند رکھنا مکروہ ہے البتہ خشوع و خضوع کے لئے بند کرنا بہتر ہے۔
مکروہ فعل سرزد ہونے سے نماز ناقص ہو جاتی ہے لہٰذا ایسی نماز دوبارہ پڑھنی چاہیے۔ ننگے سر نماز پڑھنا خلافِ سنت ہے۔ سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو یا گرمی معلوم ہوتی ہو تو مکروہ تنزیہی ہے اور اگر نماز کی تحقیر مقصود ہے مثلاً یہ سمجھنا کہ ''نماز کوئی ایسی عظیم الشان چیز نہیں جسکے لئے ٹوپی یا عمامہ پہنا جائے'' تو یہ کفر ہے، اور خشوع و خضوع کے لئے برہنہ سر پڑھی تو یہ مستحب ہے۔

نمازی کے آگے سے گزرنا:

نمازی کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے۔ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا یہ جانتا کہ اس کا کیا گناہ ہے تو وہ سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا''۔ دوسری روایت میں ہے کہ ''وہ زمین میں دھنس جانے کو اچھا سمجھتا مگر نمازی کے آگے سے نہ گزرتا''۔ (مشکوٰۃ)

اگر کوئی نمازی کے آگے سے گزر جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی البتہ گزرنے والا گنہگار ہوتا ہے اسی طرح نمازی کو بھی چاہیے کہ وہ ایسی جگہ نماز نہ پڑھے کہ گزرنے والوں کو پریشانی ہو۔

اگر نمازی کے آگے سُترہ ہو یعنی کوئی ایسی چیز جس سے آڑ ہو جائے تو سُترہ کے بعد گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔ سُترہ کم از کم ایک ہاتھ اونچا اور ایک انگلی کے برابر موٹا ہو۔ امام کا سُترہ مقتدیوں کے لئے بھی سُترہ ہے اس لئے اگر مسجد میں بھی مقتدی کے آگے سے گزرنا پڑے تو حرج نہیں جبکہ امام کے آگے سے نہ ہو۔

مسجد کے آداب:

مسجد خدا تعالیٰ کا گھر ہے۔ آقا و مولیٰ ﷺ کا ارشاد ہے، اللہ تعالیٰ کو سب جگہوں سے زیادہ محبوب مساجد ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند بازار ہیں۔ (مسلم)

غیب بتانے والے آقا کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ سات لوگ ایسے ہیں جو قیامت کے دن اللہ کی رحمت کے سائے میں ہوں گے جبکہ اُس دن کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔ ان میں سے ایک وہ ہوگا جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

مسجد کے آداب کا خیال رکھنا بچوں اور بڑوں سب کے لئے ضروری ہے۔ مسجد میں صاف لباس پہن کر جانا چاہیے۔ کچا پیاز یا لہسن کھا کر مسجد جانا، جائز نہیں جب تک کہ بو باقی ہو۔ اسی طرح ہر بدبودار چیز سے مسجد کو بچایا جائے۔

مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا اور اونچی آواز سے گفتگو کرنا منع ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا نیکیوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے آگ خشک لکڑیوں کو جلا دیتی ہے۔ (تفسیر کبیر)

غیب بتانے والے آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، لوگوں پر ایسا دور آئے گا کہ وہ مسجد میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں کریں گے۔ اگر تم انہیں دیکھو تو ان کے پاس نہ بیٹھو، اللہ تعالیٰ کو اُن کی عبادت کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ (بیہقی، مشکوٰۃ)

مسجد میں کھانا، پینا اور سونا معتکف کے سوا کسی کو جائز نہیں لہٰذا اگر کھانے پینے کا ارادہ ہو تو اعتکاف کی نیت کر کے مسجد جائے اور کچھ ذکر الٰہی کرے یا نماز پڑھے، اب اس کے لئے ضرورتاً کھانا پینا جائز ہوگا۔ مسجد میں بھیک مانگنا حرام ہے نیز کسی مانگنے والے کی مدد کرنا اور کسی گمشدہ چیز کو تلاش کرنا بھی منع ہے۔

مسجد کی دیواروں یا چٹائیوں یا دریوں پر یا انکے نیچے ناک تھوک یا میل وغیرہ ڈالنا ناجائز ہے۔ ناپاک حالت میں مسجد میں جانا سخت گناہ ہے۔ مسجد کے آداب کا اس حد تک خیال رکھنا چاہیے کہ وہاں اعضاءِ وضو کا پانی گرنے نہ پائے اور نہ ہی کوئی نماز باجماعت میں شامل ہونے کے لئے وہاں دوڑے۔

دیکھا گیا ہے کہ مسجد میں بعض نمازی حضرات کے موبائل فون پر مختلف رِنگ ٹونز

بجنے لگتی ہیں۔ ہر نمازی کو چاہیے کہ وہ مسجد میں داخل ہونے سے قبل اپنے موبائیل فون کو بند کر دے یا اس کی آواز بند کر دے۔

اگر بالفرض کوئی فون بند کرنا بھول جائے اور نماز کے دوران اس کا فون بجنا شروع کر دے تو اسے چاہیے کہ فوراً دورانِ نماز ہی ایک ہاتھ سے کوشش کر کے اپنا فون بند کرے تاکہ دوسرے نمازیوں کو اذیت نہ ہو۔

امامت کی شرائط:

امامت کی مندرجہ ذیل چھ شرطیں ہیں:-

مسلمان، بالغ، عاقل، مرد ہونا، قرأت جاننا، معذور نہ ہونا۔

امامت کا مستحق وہ ہے جو صحیح العقیدہ اہل سنت و جماعت ہو، پرہیز گار ہو، طہارت و نماز کے احکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو، اسے اتنا قرآن یاد ہو جو مسنون طور پر پڑھ سکے نیز قرآن کریم کے حروف مخارج سے ادا کر سکتا ہو۔

وہ بدمذہب جن کی بدمذہبی کفر کی حد کو نہ پہنچے اور وہ فاسق جو اعلانیہ کبیرہ گناہ کرتے ہیں جیسے بدکار، شرابی، جواری، سود خور، داڑھی منڈوانے یا ایک مشت سے کم رکھنے والے، ان کو امام بنانا گناہ ہے اور انکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اور واجب الاعادہ ہے۔

وہ بدمذہب جس کی بدمذہبی حدِ کفر کو پہنچ گئی ہو جیسے رافضی، اگر چہ صرف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے انکار کرتا ہو یا حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی شانِ اقدس میں تبرا کہتا ہو، وہ جو تقدیر کا منکر ہو، اور وہ جو شفاعت یا دیدارِ الٰہی یا عذابِ قبر یا کراماً کاتبین کا انکار کرتا ہو، ان کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی۔

اس سے سخت تر حکم اُن لوگوں کا ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں بلکہ متبع سنت بنتے ہیں اور اس کے باوجود بعض ضروریاتِ دین کو نہیں مانتے، اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کی توہین کرتے ہیں یا کم از کم توہین کرنے والوں کو مسلمان جانتے ہیں، ان کے

پیچھے بھی نماز بالکل جائز نہیں۔

نماز باجماعت کی اہمیت:

ہر عاقل بالغ قادر پر باجماعت نماز پڑھنا واجب ہے۔ بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گناہگار اور سزا کا مستحق ہے، اور کئی بار چھوڑنے والا فاسق اور مردودُ الشہادت ہے، اس کو سخت سزا دی جائے گی۔

محبوب کبریاء ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، ''میرا دل چاہتا ہے کہ چند نوجوانوں سے کہوں کہ بہت سا ایندھن جمع کر کے لائیں۔ پھر میں اُن کے پاس جاؤں جو نمازیں بلا عذر گھر میں پڑھتے ہیں، اور اُن کے گھروں کو جلا دوں''۔ (مسلم)

نماز باجماعت کی فضیلت و اہمیت سے متعلق احادیث مبارکہ کتاب کے آغاز ہی میں تحریر کی جاچکیں۔ اب یہ سمجھ لیجئے کہ کن صورتوں میں جماعت میں شریک نہ ہونے کی رخصت ہے؟ وہ صورتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

مریض جسے مسجد جانے میں مشقت ہو، ...... اپاہج، ...... جس کا پاؤں کٹ گیا ہو، ...... جس پر فالج گرا ہو، ...... اندھا، ...... اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو، ...... راہ میں سخت بارش ...... یا شدید کیچڑ ...... یا سخت سردی ...... یا سخت تاریکی ...... یا آندھی ہو، ...... مال یا کھانے کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو، ...... تنگدست کو قرض خواہ کا خوف ہو، ...... ظالم کا خوف ہو، ...... پیشاب پاخانہ یا ریاح کی شدید حاجت ہو، ...... گاڑی چھوٹ جانے کا اندیشہ ہو، ...... کھانا حاضر ہو اور نفس کو اس کی شدید خواہش ہو، ...... مریض کی تیمارداری کہ جماعت کے لئے جانے سے اسے تکلیف ہوگی اور وہ گھبرائے گا۔ (بہار شریعت حصہ سوم)

نماز با جماعت کے مسائل:

جب جماعت قائم کرنے کا وقت ہو تو مؤذن اقامت کہے اور جب وہ حَیَّ عَلَی

الفلاح پر پہنچے تو امام اور مقتدی سب کھڑے ہوں اور صفیں درست کریں۔ امام کو چاہئے کہ وہ مقتدیوں کو صفیں درست کرنے کی ہدایت کرے۔ اگر نمازی اپنی ایڑیاں ایک سیدھ میں کرلیں تو صف سیدھی ہوجائے گی۔

مقتدی کے دل میں نیت کا ہونا ضروری ہے کہ "میں اس امام کی اقتداء میں نماز پڑھتا ہوں"۔ مقتدی کو چاہیے کہ وہ امام کے تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد اپنی تکبیر ختم کرے۔ جو چیزیں نماز میں فرض ہیں ان میں امام کی پیروی مقتدی پر فرض ہے۔

اگر کوئی فرض امام سے پہلے ادا کیا، اور امام کے ساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا تو نماز نہ ہوگی مثلاً امام سے پہلے سجدہ کرلیا اور امام ابھی سجدہ میں نہ آیا تھا کہ مقتدی نے سر اٹھالیا تو اگر امام کے ساتھ یا بعد میں سجدہ کرلیا تو نماز ہوگی ورنہ نہیں۔

اگر امام قعدہ اولی کرنا بھول جائے اور کھڑا ہونے لگے تو اگر وہ بیٹھنے کی حالت کے قریب ہو تو مقتدیوں کو چاہیے کہ امام کو لقمہ دیں تاکہ وہ قعدہ کی طرف لوٹ آئے لیکن اگر امام کھڑا ہونے کے قریب ہو یا کھڑا ہو چکا ہو تو اب لقمہ نہ دیں کہ لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہوجائے گی۔ اور اگر امام نے لقمہ لیا تو امام کی نماز بھی فاسد ہوجائے گی اور ایسی صورت میں تمام مقتدیوں کی نماز فاسد ہوجائے گی۔

اگر دو یا زائد مقتدی ہوں تو انہیں امام کے پیچھے کھڑے ہونا چاہیے اور اگر ایک مقتدی ہو تو وہ امام کے برابر دائیں جانب کھڑا ہو۔ امام کے برابر کھڑا ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ مقتدی کے پاؤں کا ٹخنہ امام کے ٹخنے سے آگے نہ ہو۔ اگر ایک مقتدی امام کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک اور آگیا تو امام آگے بڑھ جائے یا وہ مقتدی پیچھے ہٹ آئے خواہ خود پیچھے ہو یا آنے والا اسے کھینچ لے، جائز ہے۔

اگلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے پچھلی صف میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اس لئے پہلی صف میں جگہ ہو اور پچھلی صف بھر گئی ہو تو اس کو چیر کر اگلی صف میں کھڑا ہو۔ دیکھا گیا

ہے کہ بعض لوگ اگلی صفیں چھوڑ کر پچھلی صفوں میں بیٹھتے ہیں ان کا یہ فعل شریعت میں کیسا ہے؟ اس بارے میں غیب بتانے والے آقا ﷺ کی دو احادیث ملاحظہ ہوں۔

''اگر لوگ جانتے کہ اذان اور پہلی صف کا کیا اجر و ثواب ہے تو ہر کوئی ان کا طلبگار ہوتا یہاں تک کہ وہ اس پر قرعہ اندازی کرتے''۔ (بخاری، مسلم)

''لوگ ہمیشہ پہلی صف سے پیچھے ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت سے دور کر کے آگ میں ڈال دے گا''۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

مسبوق کے مسائل:

وہ نمازی جو ایک رکعت یا ایک سے زائد رکعتیں ہو جانے کے بعد جماعت میں شامل ہو، اُسے 'مسبوق' کہتے ہیں۔ جب امام نماز پوری کر کے سلام پھیرے اس وقت مسبوق سلام نہ پھیرے بلکہ کھڑا ہو کر اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں ادا کرے۔

اگر مسبوق نے امام کو رکوع کی حالت میں پایا تو یہ نیت کر کے سیدھے کھڑے رہنے کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہے پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا رکوع میں جائے۔ اگر پہلی تکبیر کہتا ہوا رکوع کی حد تک جھک گیا تو نماز نہ ہوگی۔ اگر امام کو رکوع میں پالیا تو اسے رکعت مل گئی اور اگر امام نے رکوع سے سر اٹھالیا تو یہ رکعت بعد میں ادا کرے۔

اگر پہلی رکعت کے رکوع کے بعد یا دوسری رکعت میں جماعت میں شریک ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو کر ثناء، تعوذ، تسمیہ، سورہ فاتحہ اور چھوٹی سورت پڑھ کر چھوٹی ہوئی پہلی رکعت مکمل کر کے قعدہ کرے اور نماز پوری کرے۔

اگر چار رکعت نماز کی تیسری رکعت میں شریک ہوا تو بعد میں دو رکعتیں مکمل طور پر پڑھے یعنی دونوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد چھوٹی سورت بھی پڑھیں۔

اگر چار رکعت نماز میں تیسری رکعت کے رکوع کے بعد اور چوتھی رکعت کے رکوع سے پہلے شامل ہوا تو گویا اس کی تین رکعتیں رہ گئیں۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد

کھڑا ہوکر ثناء، تعوذ، تسمیہ، سورہ فاتحہ اور سورت پڑھ کر پہلی رکعت مکمل کرے جو دراصل اس کی دوسری رکعت ہے اس لیے اس رکعت کے بعد قعدہ کرے اور صرف تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے۔

اب چھوٹی ہوئی دوسری رکعت میں (جو دراصل اس کی تیسری رکعت ہے)، سورہ فاتحہ کے بعد سورت بھی پڑھے اور یہ رکعت پوری کر کے کھڑا ہو جائے پھر اپنی چھوٹی ہوئی تیسری رکعت پڑھے جس میں صرف تسمیہ اور سورہ فاتحہ پڑھے، آخر میں قعدہ کر کے سلام پھیر لے۔

مسبوق کو چاہیے کہ امام کے اول سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑا نہ ہو جائے بلکہ دوسرے سلام کا انتظار کرے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ امام کو سجدۂ سہو نہیں کرنا ہے۔

اگر اس نے بھول کر امام کے بالکل ساتھ ساتھ سلام پھیر دیا تو سجدہ سہو نہیں اور امام کے ذرا بعد سلام پھیرا تو سجدہ سہو واجب ہو گیا، یہ کھڑا ہو کر بقیہ نماز پوری کرے اور آخر میں سجدہ سہو کر لے، نماز ہو جائے گی۔

نماز وتر اور دعائے قنوت:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے وتر کی تین رکعتیں پڑھیں۔ (مسلم)

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث سے بھی ثابت ہے کہ نورِ مجسم ﷺ وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

نماز عشاء میں تین رکعات وتر واجب ہیں۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت پڑھ کر قعدہ کیا جائے اور تشہد پڑھ کر کھڑے ہو جائیں، تیسری رکعت میں تسمیہ، سورہ فاتحہ اور کوئی چھوٹی سورت پڑھ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور دعائے قنوت پڑھیں۔

﴿ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نُؤْمِنُ بِکَ
وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَ نَشْکُرُکَ وَ لَا نَکْفُرُکَ
وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ۔ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ
وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ
وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ﴾

''اے اللہ! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور ہر بھلائی کے ساتھ تیری تعریف کرتے ہیں اور ہم تیرا شکر کرتے ہیں، ناشکری نہیں کرتے اور ہم جدا ہوتے ہیں اور اس شخص کو چھوڑتے ہیں جو تیرا گناہ کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور ہم تیری ہی طرف دوڑتے اور خدمت کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں، بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے''۔

دعائے قنوت پڑھنا اور اس کے لیے تکبیر کہنا واجب ہے۔ اگر کوئی دعائے قنوت پڑھنا بھول کر رکوع میں چلا جائے تو وہ قیام کی طرف نہ لوٹے بلکہ آخر میں سجدۂ سہو کر لے۔ اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہو تو ''رَبَّنَا اٰتِنَا'' والی دعا پڑھ لے۔

نمازِ جمعہ:

محبوبِ کبریا، مختارِ کل، ختم الرُّسل ﷺ کا ارشاد ہے،

''جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کو آیا اور (خطبہ) سنا اور چپ رہا، اس کے ان گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں اور (مزید) تین دن (کے گناہوں کی بھی)۔ اور جس نے کنکری چھوئی اس نے لغو کیا، (یعنی خطبہ سننے کی حالت میں اتنا کام بھی لغو میں داخل ہے کہ کوئی کنکری پڑی ہو تو

اسے ہٹا دیا جائے)''۔(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

آقا و مولیٰ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، ''جو تین جمعے سستی کی وجہ سے چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا (اور وہ غافلوں میں ہو جائے گا)''۔(ابوداؤد، ترمذی)

ایک اور روایت میں ہے کہ ''جو تین جمعے بلا عذر چھوڑے وہ منافق ہے''۔(ابن خزیمہ)

نماز جمعہ فرضِ عین ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکدہ ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ ہر مسلمان مرد پر جو بالغ، تندرست، آزاد اور مقیم ہے، جمعہ فرض ہے۔

نماز جمعہ کے لئے جلدی جانا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے اور غسل کرنا سنت ہے۔

جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا، پینا، سلام و کلام وغیرہ یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں البتہ خطیب امر بالمعروف کرسکتا ہے۔ جب خطبہ پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے۔ جن لوگوں تک امام کی آواز نہ پہنچ رہی ہو، انہیں بھی چپ رہنا واجب ہے۔ اگر کسی کو بری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کرسکتے ہیں، زبان سے ناجائز ہے۔

عیدین کی نماز:

عیدین کی نماز انہی لوگوں پر واجب ہے جن پر جمعہ فرض ہے۔ جمعہ کی نماز کے لئے خطبہ شرط ہے جبکہ عیدین کی نماز میں یہ سنت ہے۔ نمازِ عید سے قبل نہ اذان ہے نہ اقامت۔ نماز عید سے قبل نفل پڑھنا مکروہ ہے خواہ گھر میں پڑھے یا عیدگاہ میں، چاہے اس پر نماز عید واجب ہو یا نہیں۔

عید کی نماز کے بعد مصافحہ کرنا اور گلے ملنا جیسا کہ مسلمانوں میں رائج ہے، بہتر ہے کہ اس میں اظہارِ مسرت ہے۔

حجامت بنوانا، ناخن تراشنا، غسل کرنا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا،

عیدگاہ کو پیدل جانا، راستے میں تکبیر کہتے جانا، دوسرے راستے سے واپس آنا، خوشی کا اظہار کرنا، کثرت سے صدقہ دینا، مبارکباد دینا، عیدالفطر میں نماز سے قبل صدقۂ فطر دینا اور طاق تعداد میں کھجوریں کھالینا، عیدالاضحیٰ میں نماز سے قبل کچھ نہ کھانا اور راستے میں بلند آواز سے تکبیر کہنا، یہ سب اُمور عید کے دن مستحب ہیں۔

قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی سے دسویں ذی الحج تک حجامت نہ بنوائے نہ ناخن ترشوائے۔ نویں ذی الحجہ کی فجر سے لیکر تیرہ تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو، ایک بار بلند آواز سے "تکبیر تشریق" کہنا واجب اور تین بار افضل ہے۔ تکبیر تشریق یہ ہے:

﴿ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ﴾

نماز عیدین کا طریقہ:

عیدین کی نماز کا طریقہ ایک ہی ہے وہ یہ کہ دو رکعت واجب نماز عید الفطر یا عیدالاضحیٰ کی نیت کر کے کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور اللہ اکبر کہہ کر باندھ لیں۔ پھر ثناء پڑھ کر کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور اللہ اکبر کہتے ہوئے چھوڑ دیں، پھر دوسری بار اٹھائیں اور تکبیر کہتے ہوئے چھوڑ دیں، پھر تیسری بار ہاتھ اٹھائیں اور تکبیر کہہ کر باندھ لیں۔ پھر امام بلند آواز سے سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر رکوع و سجود کرے گا۔

دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت یا آیات کی تلاوت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے تین بار کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہیں اور ہر بار چھوڑ دیں۔ پھر چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں اور نماز مکمل کریں، ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح کے برابر ٹھہرنا چاہیے۔

نماز جنازہ کا بیان:

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یعنی ایک شخص نے بھی پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو گئے

ورنہ جن کو خبر ملی اور نمازِ جنازہ کو نہ آئے، وہ سب گناہگار ہوئے۔ جنازہ پڑھتے وقت میت سامنے ہونی چاہیے، غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں۔ میت سے مراد وہ ہے جو زندہ پیدا ہوا اور پھر مر گیا۔ اگر بچہ مردہ پیدا ہو تو اس کی نماز جنازہ نہیں۔

اگر جنازہ تیار ہو اور وضو یا غسل کرنے میں نماز نکل جانے کا یقین ہو تو تیمم کر کے نماز جنازہ پڑھ لی جائے۔ بعض جوتا پہنے اور بہت سے لوگ جوتے پر کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔ اگر جوتا پہن کر نماز پڑھی تو جوتا اور اس کے نیچے کی زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے اور اگر جوتے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے۔]

نماز جنازہ میں درج ذیل دو رکن ہیں۔

اول:...... نماز جنازہ کھڑے ہو کر پڑھنا،

دوم:...... چار بار اللہ اکبر کہنا۔

نماز جنازہ میں تین چیزیں سنت مؤکدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ثناء کرنا، نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنا اور میت کے لئے دعا کرنا۔

افضل یہ ہے کہ نماز جنازہ میں تین (یا طاق) صفیں ہوں۔ نماز جنازہ کا طریقہ یہ کہ نیت کر کے اللہ اکبر کہہ کر ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لیں اور یہ دعا پڑھیں،

﴿سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَآءُکَ وَ لَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ﴾

''پاک ہے تو اے اللہ! اور میں تیری حمد کرتا ہوں اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیری ثناء برتر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں''۔

پھر ہاتھ اٹھائے بغیر اللہ اکبر کہیں اور درود شریف پڑھیں۔ بہتر ہے کہ وہی درود شریف پڑھیں جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اور اگر کوئی دوسرا درود پڑھا تب بھی کوئی حرج

نہیں۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہیں، اور یہ دعا پڑھیں۔

﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثٰنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ﴾

"اے اللہ! بخش دے ہمارے زندوں اور مردوں کو، ہمارے حاضر اور غائب کو، ہمارے چھوٹوں اور بڑوں کو، اور ہمارے مردوں اور عورتوں کو۔ اے اللہ! ہم میں سے تو جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ، اور ہم میں سے تو جسے وفات دے اسے ایمان پر وفات دے"۔

یہ دعا بالغ مرد و عورت کے لئے ہے۔ اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھیں۔

﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا﴾

"اے اللہ تو اس (لڑکے) کو ہمارے لیے پیش رو کر (یعنی آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنا) اور اس کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ کر، اور اس کو ہمارے لئے شفاعت کرنے والا بنا اور وہ بنا جس کی شفاعت قبول ہو"۔

اگر میت نابالغ لڑکی ہو تو یہ دعا پڑھیں۔

﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً﴾

"اے اللہ تو اس (لڑکی) کو ہمارے لئے پیش رو کر (یعنی آگے پہنچ کر سامان کرنے والی بنا) اور اس کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ کر، اور اس کو ہماری شفاعت کرنے والی بنا اور وہ بنا جس کی شفاعت قبول ہو"۔

یہ دعا پڑھنے کے بعد چوتھی بار اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں اور دونوں طرف سلام

پھیر لیں۔ اس کے بعد صفیں توڑ دیں اور ایک بار سورت فاتحہ، تین بار سورہ اخلاص اور تین بار درود شریف پڑھ کر اس میت کو ایصالِ ثواب کریں اور اس کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا مانگیں۔

آقا و مولیٰ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، ''جب تم میت کی نماز جنازہ پڑھ لو تو اب خاص اس کے لئے دعا کرو''۔ (مشکوٰۃ بحوالہ ابوداؤد، ابن ماجہ، بیہقی)

نمازِ تراویح:

تراویح مرد و عورت سب کے لئے سنتِ مؤکدہ ہے۔ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں اور یہی احادیث سے ثابت ہے۔

امام بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ لوگ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے اور حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہما کے زمانے میں بھی یہی معمول تھا۔

حضرت یزید بن رومان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ رمضان میں عشاء کے بعد تئیس (۲۳) رکعتیں پڑھتے تھے۔ (موطا امام مالک)

امام بیہقی علیہ الرحمہ نے اس کی شرح میں فرمایا، ''یعنی بیس تراویح اور تین وتر''۔

تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل۔ حافظ کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم صحیح مخارج کے ساتھ پڑھے۔ اجرت دیکر تراویح پڑھوانا ناجائز ہے، دینے والا اور لینے والا دونوں گناہگار ہیں۔

تراویح کا وقت فرض عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک ہے۔ اگر عشاء جماعت سے نہ پڑھ سکے تو تنہا عشاء پڑھ کر تراویح کی جماعت میں شریک ہو جائے مگر وتر تنہا پڑھے۔ تراویح کی جماعت سنتِ کفایہ ہے اور مسجد میں باجماعت پڑھنا افضل ہے۔ ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھیں۔ بیٹھنے

میں اختیار ہے کہ خاموش رہے یا کلمہ یا درود شریف پڑھے یا یہ تسبیح پڑھے۔

﴿سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ ۔ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ ۔ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ ۔ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ ۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ﴾

''پاک ہے وہ (اللہ) جو ملک اور بادشاہت والا ہے، پاک ہے وہ جو عزت، عظمت، ہیبت، قدرت، بڑائی اور جبروت والا ہے۔ پاک ہے وہ بادشاہِ حقیقی جو زندہ رہنے والا ہے، نہ اس کے لئے نیند ہے اور نہ موت۔ وہ بے انتہا پاک اور مقدس ہے ہمارا، فرشتوں کا اور روح کا مالک ہے۔ اے اللہ! ہمیں آگ سے بچا، اے بچانے والے، اے نجات دینے والے، اے پناہ دینے والے۔

اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما''۔

قضا نمازوں کا بیان:

کسی شرعی عذر کے بغیر نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے۔ اُس نماز کی قضا پڑھنا فرض ہے نیز سچے دل سے توبہ بھی کرنی چاہیے۔ سچی توبہ سے قضا کرنے کا گناہ معاف ہوجاتا ہے، البتہ توبہ اس وقت صحیح ہوگی جب کہ چھوٹی ہوئی نماز کی قضا پڑھ لی جائے۔ اگر نماز کی قضا نہ پڑھی تو یہ توبہ قبول نہ ہوگی۔

بھول کر یا سوتے میں نماز قضا ہوجائے تو اس کی قضا فرض ہے البتہ قضا کا گناہ نہ ہوگا لیکن یہ ضروری ہے کہ یاد آنے پر یا جاگنے پر اس نماز کو فوراً ادا کیا جائے جبکہ مکروہ وقت نہ ہو۔ بلا عذر دیر کرنا مکروہ ہے۔

کوئی سو رہا ہے یا نماز پڑھنا بھول گیا تو جسے معلوم ہو وہ اسے سوتے میں جگادے اور بھولے ہوئے کو یاد دلا دے۔ جس کو یہ اندیشہ ہو کہ فجر کی نماز قضا ہوجائے گی اسے

شرعی ضرورت کے بغیر رات کو دیر تک جاگنا منع ہے۔

کسی نماز کے وقت میں اگر اس نماز کے لئے تکبیر تحریمہ کہہ لی تو نماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے سوائے نماز فجر و جمعہ وعیدین کے کہ ان میں سلام پھیرنے سے قبل اگر وقت نکل گیا تو نماز جاتی رہی۔ قضا نمازوں کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں۔ ممنوع اوقات کے علاوہ تمام عمر میں یہ جب بھی پڑھ لے، آدمی بری الذمہ ہو جائے گا۔

جس کے ذمہ کئی سال کی قضا نمازیں ہوں اسے چاہیے کہ اپنے بالغ ہونے کی عمر سے اس وقت تک کی نمازوں کا حساب لگائے اور پھر جب جب فرصت ملے انہیں ادا کرے۔ چونکہ قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں اس لئے نوافل اور غیر مؤکدہ سنتوں کی بجائے قضا پڑھتا رہے، البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنتیں مؤکدہ نہ چھوڑے۔

قضا کی نیت یوں بھی کی جاسکتی ہے مثلاً ''سب سے پہلی نماز فجر جو قضا ہوئی اسے ادا کرتا ہوں''۔ پھر جب دوسری نماز فجر کی قضا پڑھے تو یہی نیت کرے کیونکہ پہلی قضا نماز فجر تو ادا ہو چکی اس لئے اب دوسری نماز قضا نمازوں میں پہلی ہوگی۔ اسی طرح دیگر نمازوں کے لئے بھی یوں ہی نیت کرے۔

بیمار کی نماز:

جو مریض بیماری کے باعث کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو کہ چکر آتے ہوں یا نا قابلِ برداشت درد ہو، یا مرض بڑھ جانے کا گمان غالب ہو، ان صورتوں میں بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز ادا کی جاسکتی ہے۔ اگر خود نہ بیٹھ سکتا ہو لیکن کوئی دوسرا موجود ہو جو بٹھا دے تو بیٹھ کر پڑھنا ضروری ہے۔ اگر بیٹھے رہنا ممکن نہ ہو تو تکیہ یا دیوار یا کسی چیز سے ٹیک لگا کر پڑھے اور اگر بیٹھ کر ممکن ہو تو لیٹ کر نماز نہ ہوگی۔

قیام چونکہ فرض ہے اس لیے اسے شرعی عذر کے بغیر ترک کرنے سے نماز نہ ہوگی یہاں تک کہ اگر کوئی عصا یا خادم یا دیوار سے سہارا لیکر کھڑا ہو سکتا ہو تو فرض ہے کہ نماز

کھڑے ہوکر شروع کرے اور پھر بیٹھ کر پوری کرے ورنہ نماز نہ ہوگی۔ جو معمولی تکلیف جیسے ہلکا بخار یا سر درد یا زکام وغیرہ کے باعث بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں، ان کی نمازیں نہیں ہوتیں، ان پر قضا لازم ہے۔

اگر مریض کھڑا ہوسکتا ہے مگر رکوع یا سجود یا دونوں نہیں کرسکتا تو بہتر یہ ہے کہ کھڑے ہوکر نماز پڑھے اور رکوع یا سجود (جس پر قدرت نہ ہو) یا دونوں کے لیے اشارہ کرے۔ سجدہ کے اشارے کے لیے سر کو جتنا جھکا سکتا ہے اتنا جھکائے اور رکوع کے لیے اس سے کچھ کم جھکائے۔

جو زمین پر سجدہ نہیں کرسکتا مگر سجدے کی شرائط کے ساتھ کوئی چیز زمین پر رکھ کر اس پر سجدہ کرسکتا ہو، اسے سجدہ کرنے کے لئے اشارہ جائز نہیں۔

اگر مریض بیٹھنے پر قادر نہیں تو لیٹ کر اشارے سے پڑھے خواہ دائیں یا بائیں کروٹ پر لیٹ کر قبلہ کو منہ کرے، خواہ سیدھا لیٹ کر قبلہ کو پاؤں کرے مگر گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اونچا کر لے تاکہ منہ قبلہ کو ہوجائے۔

کرسی پر نماز کا مسئلہ:

1۔ اگر مریض کو قیام پر بالکل قدرت نہ ہو یا وہ کچھ دیر کھڑا ہوسکتا ہو پھر اسے قدرت نہ رہے مگر وہ رکوع و سجود پر قادر ہو تو اس صورت میں مریض جتنی دیر قیام کرسکتا ہو، اتنی دیر کھڑا رہ کر بیٹھ جائے پھر کمر جھکا کر رکوع کرے اور زمین پر سجدہ کرے۔

بعض لوگ گھر سے چل کر مسجد آتے ہیں اور بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں، بعض سہارا لے کر کھڑے ہوکر کافی دیر تک لوگوں سے باتیں کر لیتے ہیں مگر نماز بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ اگر عصا یا خادم یا دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہوسکتا ہو تو فرض ہے کہ کھڑا ہوکر نماز پڑھے۔ اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہوسکتا ہو اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑے ہوکر اللہ اکبر کہہ لے تو فرض ہے کہ کھڑے ہوکر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ کر نماز ادا کرے۔

2- اگر مریض کو رکوع و سجود دونوں پر یا صرف سجدہ کرنے پر قدرت نہ ہو تو وہ اگرچہ کھڑا ہوسکتا ہو مگر اس سے قیام ساقط ہو جاتا ہے۔ لہٰذا جو لوگ عذر کی وجہ سے زمین پر بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتے، وہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

کرسی پر نماز پڑھنے والا رکوع میں اپنی کمر کو تھوڑا سا جھکائے تو اس کا رکوع ادا ہو جائے گا۔ یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ ہے اور کامل درجہ یہ ہے کہ اپنی پیشانی کو اپنے دونوں گھٹنوں کے مقابل کرے۔ سجدہ میں رکوع سے زیادہ جھکنا ضروری ہے۔ اگر سجدہ میں رکوع سے زیادہ نہ جھکے تو سجدہ ادا نہ ہوگا اور نماز نہ ہوگی۔

سجدہ میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھیں، ہوا میں ہاتھ رکھنا درست نہیں ہے اور کرسی کے آگے سجدہ کے لیے لگی ٹیبل نما تختی پر سر جما کر سجدہ کرنا بھی درست نہیں کیونکہ مقصود سجدہ کا اشارہ ہے جس کے لیے اس تختی پر سر رکھنا غیر ضروری ہے۔ جو لوگ عذر کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھیں انہیں ٹیک لگانے سے بچنا چاہیے۔

مسافر کی نماز:

اسلام نے مسافر کو یہ سہولت دی ہے کہ وہ سفر میں نماز قصر کرے یعنی جو فرض نماز چار رکعت پر مشتمل ہے، اس کی جگہ وہ دو رکعت پڑھے۔

آقا و مولیٰ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے، "یہ صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ہے، تمہیں چاہیے کہ اس کا صدقہ قبول کرو"۔ یعنی مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے۔ جس نے جان بوجھ کر چار رکعتیں پڑھیں وہ گناہ گار ہوا، اسے توبہ کرنی چاہیے۔ سنتوں میں قصر نہیں، وہ پوری پڑھنی چاہییں۔

شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو ستاون میل سے کچھ زائد (اصل مقدار 57.375 میل یا 92.33 کلومیٹر ہے) کے سفر کے ارادے سے اپنی بستی سے نکل چکا ہو۔

مسافر جب تک اپنے شہر میں نہ پہنچے نمازیں قصر کرتا رہے گا البتہ دورانِ سفر اگر وہ

کسی مقام پر پندرہ دن یا زائد قیام کا ارادہ کر لے تو وہاں پوری نماز پڑھے گا چاہے بعد میں کسی وجہ سے وہاں پندرہ دن سے کم قیام کرے۔

اسی طرح اگر کسی جگہ پندرہ دن سے کم قیام کی نیت ہو تو وہ وہاں قصر کرے گا اگر چہ بعد میں کسی وجہ سے وہاں پندرہ دن سے زائد ٹھہرنا پڑے۔

اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو چار رکعت ہی ادا کرے۔ اگر مقیم لوگ مسافر کی اقتداء میں نماز ادا کریں تو امام کو چاہیے کہ وہ پہلے لوگوں کو اپنا مسافر ہونا بتا دے پھر دو رکعت کے بعد سلام پھیر لے اور مقیم کھڑے ہو کر بقیہ دو رکعتیں پڑھیں مگر قیام میں سورہ فاتحہ پڑھنے کی مقدار خاموش کھڑے رہیں۔

چلتی ٹرین پر نماز نہیں ہوتی اس لیے جب اسٹیشن پر گاڑی رکے، اُس وقت نماز ادا کرے۔ اور اگر نماز کا وقت جا رہا ہو تو جس طرح ممکن ہو پڑھ لے، پھر جب موقع ملے نماز کا اعادہ کرے۔ جو نماز سفر میں قضا ہوئی یا ناقص پڑھی گئی، اُسے منزل پر پہنچ کر لوٹانے میں ضروری ہے کہ اُسے قصر ہی پڑھا جائے۔

نفل نمازوں کا بیان:

نورِ مجسم ﷺ فرض نمازوں کے علاوہ نفل نمازوں کا بھی اہتمام فرماتے تھے۔ حدیث پاک میں نفل کی کثرت کو قربِ الٰہی پانے کا ذریعہ فرمایا گیا ہے۔ سنت اور نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے البتہ تراویح، تحیۃ المسجد اور سفر سے واپسی کے دو نفل مسجد میں پڑھنا بہتر ہے۔ اگر گھر میں کام کی مشغولیت کے باعث نوافل چھوٹ جانے کا خدشہ ہو یا گھر میں دل نہ لگے تو مسجد ہی میں نوافل پڑھ لیے جائیں۔ آقا و مولیٰ ﷺ نے خاص مواقع پر جو نوافل پڑھنے کی تعلیم دی، انہیں اختصار سے بیان کیا جا رہا ہے۔

نماز تحیۃ الوضو:

وضو کے بعد اعضاء خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نفل ادا کرنا مستحب ہے۔ یونہی

غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز مستحب ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے، ''جو شخص اچھے طریقے سے وضو کر کے ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر اخلاص سے دو رکعت نماز پڑھ لے، اُس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔ (مسلم)

نماز تحیۃ المسجد:

مسجد میں داخل ہونے کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے اور بہتر یہ ہے کہ چار رکعت پڑھے۔ جانِ عالم ﷺ کا ارشاد ہے، ''جو کوئی مسجد میں جائے، وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے''۔ (بخاری)

اگر فرض یا واجب یا سنت نماز ادا کر لی تو تحیۃ المسجد ادا ہو گئی اگرچہ اس کی نیت نہ کی ہو۔ اگر کوئی مکروہ وقت میں مسجد میں آئے تو وہ تحیۃ المسجد نہ پڑھے بلکہ ذکر الٰہی اور درود شریف میں مشغول ہو جائے، مسجد کا حق ادا ہو جائے گا۔

نماز تہجد:

رات میں نماز عشاء کے بعد جو نوافل پڑھے جائیں انہیں صلوٰۃ اللیل کہتے ہیں اور رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں۔ اسی صلوٰۃ اللیل کی ایک قسم نماز تہجد ہے۔ تہجد کی کم از کم رکعتیں دو ہیں اور زیادہ سے زیادہ آٹھ۔

نماز عشاء پڑھ کر سونے کے بعد جس وقت بیدار ہوں وہ تہجد کا وقت ہے اور افضل وقت رات کا آخری تہائی حصہ ہے۔ آقا و مولیٰ ﷺ کا ارشاد ہے، فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔ (مسلم)

نماز اشراق:

نماز اشراق کی دو رکعتیں ہیں۔ بہتر ہے کہ نماز فجر کے بعد ذکرِ الٰہی اور درود شریف پڑھتے رہیں اور سورج طلوع ہونے کے کم از کم بیس منٹ بعد یہ نماز پڑھیں۔

حدیث شریف میں فجر با جماعت پڑھ کر نماز اشراق پڑھنے والے کو حج اور عمرہ کے

ثواب کی بشارت دی گئی ہے۔(ترمذی)

نماز چاشت:

نماز چاشت کی کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں اور بارہ افضل ہیں۔اس کا وقت سورج بلند ہونے سے زوال یعنی ضحوۂ کبریٰ کے شروع ہونے تک ہے۔احادیث مبارکہ میں نماز چاشت کی پابندی کرنے والے کو مغفرت اور جنت میں سونے کے محل کی خوشخبری دی گئی ہے۔(ترمذی)

نماز اوابین:

نماز مغرب کے بعد چھ رکعت نفل پڑھنا مستحب ہے یہ دو دو رکعت کر کے پڑھنا افضل ہے انہیں صلوٰۃ الاوابین کہتے ہیں۔سرکار دوعالم نورِ مجسم ﷺ نے انہیں پڑھنے کی بھی ترغیب دی ہے۔تمام نوافل بلا عذر بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنے میں دوگنا ثواب ہے۔

نماز سفر:

سفر کے لئے روانہ ہوتے وقت مستحب ہے کہ دو رکعت نفل اپنے گھر میں ادا کر کے نکلے۔آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا،"کوئی شخص اپنے گھر والوں کے پاس ان دو رکعتوں سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑتا جو وہ سفر پر روانہ ہونے سے پہلے پڑھتا ہے"۔(طبرانی)

سفر کے دوران جہاں قیام ہو وہاں دو رکعت نفل پڑھے اور واپسی پر دو رکعت نماز مسجد میں ادا کر کے گھر جائے۔نبی کریم ﷺ کا یہی معمول تھا۔(مسلم)

نماز توبہ:

انسان خطا کار ہے لیکن جب بھی اس سے کوئی گناہ ہو جائے اسے چاہیے کہ فوراً اپنے رحیم و کریم رب کی بارگاہ میں ندامت ظاہر کرے اور اپنے گناہ کی معافی مانگنے کے لئے دو رکعت نفل نماز پڑھے،یہ مستحب ہے۔آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا،"جب کسی

سے گناہ ہو جائے تو اسکو چاہیے کہ وہ وضو کر کے دو نفل ادا کرے اور رب کریم سے اپنے گناہ کی بخشش چاہے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا"۔ (ترمذی، ابوداؤد)

نماز تسبیح:

آقائے دو جہاں ﷺ نے یہ نماز اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو سکھائی۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں ثناء کے بعد (جبکہ دوسری رکعتوں میں تسمیہ سے قبل) پندرہ بار یہ تسبیح پڑھیں۔

﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ﴾

پھر تعوذ، تسمیہ، سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر یہ تسبیح دس بار پڑھیں پھر رکوع میں تسبیح کے بعد دس بار، رکوع سے کھڑے ہو کر تسمیع وتحمید کے بعد دس بار، سجدہ میں تسبیح کے بعد دس بار، سجدہ سے سر اٹھا کر یعنی جلسہ میں دس بار اور پھر دوسرے سجدے میں دس بار یہی تسبیح پڑھیں اسی طرح چار رکعتیں پڑھیں (یوں چاروں رکعات میں تین سو تسبیحات ہوئیں)۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا، "اگر ہو سکے تو یہ نماز روزانہ پڑھو ورنہ ہر جمعہ کے دن، اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر ماہ میں ایک بار ورنہ سال میں ایک بار، اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار اس نماز کو ضرور پڑھو۔ اسکی برکت سے اللہ تعالیٰ اگلے پچھلے، نئے پرانے، قصداً سہواً کیے گئے تمام (صغیرہ) گناہ معاف فرما دے گا"۔ (ترمذی، ابوداؤد)

نماز حاجت:

1- رسول معظم ﷺ کا ارشاد ہے، جس شخص کی اللہ تعالیٰ کی طرف یا کسی بندے کی طرف کوئی حاجت ہو وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے اور مجھ پر درود بھیجے اور یہ دعا پڑھے۔

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ، اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَّا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ﴾

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بردبار اور کرم فرمانے والا ہے، اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے، اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا مالک ہے۔ الٰہی! میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہوں اور تیری بخشش کے ذرائع طلب کرتا ہوں۔ میں ہر نیکی میں اپنا حصہ اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں۔

الٰہی! میرے ہر گناہ کو معاف فرما اور میرے ہر غم کو دور کردے۔ اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان! میری حاجت جو تیری رضا کے موافق ہے، اسے پورا کردے"۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

2- ایک نابینا صحابی نے بارگاہ رسالت میں صحت کی دعا کے لئے عرض کی۔ رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا، "اگر تو چاہے تو دعا کروں اور چاہے تو صبر کر اور یہ تیرے لئے بہتر ہے"۔ انہوں نے عرض کی، حضور! دعا فرمائیں۔ حضورِ اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا، اچھی طرح وضو کرو پھر دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا کرو:

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْکَ بِنَبِيِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ. اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی حضرت محمد ﷺ کے وسیلے سے جو رحمت والے نبی ہیں۔ یارسول اللہ ﷺ! میں آپ کے ذریعے سے اپنے رب کی طرف اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوا ہوں تاکہ

میری حاجت پوری ہو۔الٰہی! حضور ﷺ کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما"۔
جب اس نابینا صحابی ﷺ نے نماز کے بعد یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے آنکھیں عطا فرمادیں جیسے کہ وہ کبھی نابینا ہی نہ تھا۔ (حاکم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، طبرانی، بیہقی)

نماز استخارہ:

آقا و مولیٰ ﷺ صحابہ کرام کو دعائے استخارہ اس اہتمام سے سکھاتے جیسے قرآن کریم کی کوئی سورت ہو۔آپ ﷺ کا ارشاد ہے، جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو دو رکعت نفل ادا کر کے یہ دعا پڑھو:

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ﴾

"اے اللہ! میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے استخارہ کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت والا ہے اور میں کمزور ہوں، اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا بھی جاننے والا ہے۔اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے دین و معیشت اور آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر کر دے اور آسان کر دے پھر میرے لئے اس میں برکت دے۔اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے دین و معیشت اور انجام کار میں برا ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر دے،اور میرے لئے بھلائی مقدر فرما جہاں بھی ہو، پھر مجھے اس

سے راضی کر"۔ (صحیح بخاری)

اس دعا میں ﴿هٰذَا الْاَمْر﴾ کی بجائے اپنی حاجت کا نام لیں یا اس کا تصور کریں۔ بہتر یہ ہے کہ استخارہ سات بار کریں کہ ایک حدیث میں ہے، "اے انس ﷜ جب تو کسی کام کا ارادہ کرے تو اپنے رب سے اس میں سات بار استخارہ کر پھر نظر کر کہ تیرے دل میں کیا گزرا، بیشک اسی میں خیر ہے"۔

بعض مشائخ سے منقول ہے کہ مذکورہ دعا پڑھ کر باطہارت قبلہ رُو سو جائیں، اگر خواب میں سفید یا سبز رنگ دیکھیں تو وہ کام بہتر ہے اور اگر سیاہی یا سرخی دیکھیں تو وہ برا ہے اس سے بچیں۔ استخارہ کا وقت اس وقت تک ہے کہ ایک طرف رائے پوری طرح جم نہ چکی ہو۔ (بہارِ شریعت)

تلاوتِ قرآن:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، "قرآن سے جو میسر آئے پڑھو"۔ (المزمل:۲۰)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا، "جب قرآن پڑھا جائے تو اسے سنو اور چپ رہو، اس امید پر کہ رحم کیے جاؤ"۔ (الاعراف:۲۰۴)

ایک آیت کا حفظ کرنا ہر مسلمان مکلّف پر فرض عین ہے اور پورے قرآن مجید کا حفظ کرنا فرض کفایہ ہے جبکہ سورہ فاتحہ اور کوئی چھوٹی سورت یا اس کی مثل تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت زبانی یاد کرنا واجب ہے۔ فقہ کے مسائل جاننا فرض عین ہے اور حاجت سے زائد فقہ سیکھنا پورا قرآن کریم حفظ کرنے سے افضل ہے۔

قرآن کریم دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے، دیکھنا بھی اور اس کا چھونا بھی، اور یہ سب عبادت ہیں۔ مستحب یہ ہے کہ باوضو قبلہ رُو صاف لباس پہن کر تلاوت کریں۔ تلاوت کے شروع میں اعوذ باللہ پڑھنا اور بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے۔ اگر سورت کی ابتدا ہو تو بسم اللہ پڑھنا سنت ہے۔ اگر تلاوت کے دوران

کوئی دنیاوی کام کرلیں تو تعوذ اور تسمیہ پھر پڑھیں۔

لیٹ کر تلاوت کرنا جائز ہے بشرطیکہ پاؤں سمٹے ہوں، یونہی چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے جبکہ دل غافل نہ ہو ورنہ مکروہ ہے۔ جب بلند آواز سے تلاوت کی جائے تو تمام حاضرین پر سننا فرض ہے۔ قرآن مجید سننا، تلاوت کرنے اور نفل پڑھنے سے افضل ہے۔

مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے قرآن پڑھیں تو یہ حرام ہے۔ اکثر قرآن خوانی میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے۔ جب زیادہ لوگ پڑھنے والے ہوں تو انہیں چاہیے کہ آہستہ تلاوت کریں البتہ اتنی آواز ضرور ہو کہ اگر وہاں سننے میں کوئی رکاوٹ مثلاً شور وغیرہ نہ ہو تو پڑھنے والا خود اپنی آواز سن سکے۔

ط ت...... س ص ث...... ا، ع...... ہ ح...... ض ذ ظ...... ان حروف میں صحیح طور پر امتیاز رکھیں اور انہیں اصل مخرج سے ادا کریں ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی۔ قرآن مجید (حفظ یا ناظرہ) پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے۔

حدیث میں ہے کہ جو قرآن مجید پڑھ کر بھول جائے، وہ قیامت میں کوڑھی ہو کر آئے گا اور قرآن مجید میں ہے کہ ایسا شخص اندھا ہو کر اٹھے گا۔ قرآن حفظ کرنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے والوں کو نہ صرف جنت عطا ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ انکے اُن دس اہل خانہ کے متعلق انکی سفارش قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

آج والدین کی غفلت کی وجہ سے ان کی اولادیں تلاوتِ قرآن اور نماز کی پابندی سے غافل ہوتی جارہی ہیں۔ آقا کریم ﷺ کا ارشاد ہے، اپنی اولاد کو تین چیزیں سکھاؤ، رسول ﷺ کی محبت، اُن کے اہلِ بیت کی محبت اور قرآن کا پڑھنا۔ (الجامع الصغیر)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے آقا ومولیٰ ﷺ نے دس باتوں کی وصیت فرمائی، ان میں سے تین باتیں یہ ہیں۔ کوئی ایک فرض نماز بھی قصداً نہ چھوڑنا

کیونکہ جو جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑ دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے محروم ہو جاتا ہے،......اور اپنے گھر والوں کی تربیت میں مناسب سختی کرنا، اور انہیں اللہ تعالیٰ سے ڈراتے رہنا۔(مسند احمد، مشکوٰۃ)

پس ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے گھر والوں کی تربیت میں مناسب سختی کرے یعنی انہیں دینی احکام پر عمل کی ترغیب دے اور حرام کاموں سے دور رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرے خواہ اس کے لیے سخت رویہ ہی کیوں نہ اختیار کرنا پڑے۔ آج ہر شخص کو یہ فکر ہے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کی اولاد کا کیا ہوگا لیکن یہ فکر نہیں کہ اولاد کے مرنے کے بعد اولاد کا کیا ہوگا۔ رب تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

سجدۂ تلاوت کا بیان:

قرآن مجید میں چودہ آیات ایسی ہیں جنہیں پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جائیں اور کم از کم تین بار "سبحان ربی الاعلیٰ" کہیں پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں۔ اگر سجدہ سے قبل اور بعد میں کھڑے نہ ہوئے تو بھی سجدہ ادا ہو جائے گا۔

سجدۂ تلاوت کے لئے اللہ اکبر کہتے ہوئے نہ ہاتھ اٹھائیں اور نہ بعد میں سلام پھیریں۔ اگر سجدہ کی آیت نماز میں پڑھی تو اس کا سجدہ فوراً کرنا نماز ہی میں واجب ہے۔ سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادّہ پایا جاتا ہو، وہ اور اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔

سجدۂ تلاوت کی نیت میں یہ شرط نہیں کہ فلاں آیت کا سجدہ ہے صرف سجدۂ تلاوت کی نیت کافی ہے۔ ایک مجلس میں سجدہ کی آیت کو بار بار پڑھا یا سنا تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا اگرچہ چند آدمیوں سے سنی ہو۔

ایک رکعت میں بار بار وہی آیت پڑھی تو ایک سجدہ ہی کافی ہے خواہ چند بار پڑھ کر

سجدہ کیا یا ایک بار پڑھ کر سجدہ کیا پھر چند بار وہی آیت پڑھی، ایک ہی سجدہ کافی ہے۔

پوری سورت پڑھنا اور آیتِ سجدہ چھوڑ دینا مکروہ تحریمی ہے۔

جس مقصد کے لئے ایک مجلس میں سجدہ کی سب آیتیں پڑھ کر سجدے کرے، اللہ تعالیٰ اس کا مقصد پورا فرمائے گا خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سجدہ کرتا جائے یا سب آیات کو پڑھ کر آخر میں چودہ سجدے کر لے۔

جب اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت ملے مثلاً اولاد پیدا ہو یا مال ملے یا بیمار کو صحت ہو یا کوئی مراد پوری ہو تو سجدۂ شکر ادا کرنا مستحب ہے۔ سجدۂ شکر ادا کرنے کے لئے بھی طہارت شرط ہے اور اسے ادا کرنے کا وہی طریقہ ہے جو سجدۂ تلاوت کرنے کا ہے۔

شب بیداری:

پندرہ شعبان کی رات یعنی شب برأت، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی راتوں میں، ماہ رمضان کی آخری دس راتوں میں اور ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتوں میں شب بیداری مستحب ہے۔ رات کے اکثر حصہ میں جاگنا بھی شب بیداری ہے۔

ان راتوں میں محض جاگنا عبادت نہیں بلکہ اصل شب بیداری یہ ہے کہ اگر کسی کے ذمے قضا نمازیں ہوں تو وہ انہیں ادا کرے ورنہ تنہا نوافل پڑھے، تلاوتِ قرآن مجید کرنا، احادیثِ مبارکہ پڑھنا یا سننا، درود شریف پڑھنا سب بہترین عبادات ہیں، ان میں مشغول ہو۔ اگر ان مقدس راتوں میں دینی مسائل سیکھنے سکھانے کی مجلس میسر آ جائے تو یہ اس لئے بہتر ہے کہ علم دین کا سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

ان میں سے عیدین کی راتوں میں شب بیداری یہ ہے کہ عشاء اور فجر دونوں نمازیں جماعت اولیٰ سے ہوں کہ صحیح حدیث میں فرمایا گیا، ''جس نے نماز عشاء جماعت سے پڑھی اس نے آدھی رات عبادت کی اور جس نے نماز فجر بھی جماعت سے پڑھی اس نے ساری رات عبادت کی''۔ (مسلم)

جو شخص دو تہائی رات سونا اور ایک تہائی رات عبادت کرنا چاہے، اسے افضل یہ ہے کہ پہلی اور پچھلی تہائی میں سوئے اور بیچ کی تہائی رات عبادت کرے۔ اگر کوئی نصف رات سونا اور نصف رات جاگنا چاہے تو اس کے لئے پچھلی نصف شب میں عبادت کرنا افضل ہے۔ آقا و مولی ﷺ کا فرمان عالیشان ہے، ''ہر رات کا جب آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر تجلی فرماتا ہے اور وہ ارشاد فرماتا ہے، ہے کوئی دعا مانگنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اسے عطا کروں، ہے کوئی مغفرت کا طلبگار کہ اسے بخش دوں''۔ (بخاری، مسلم)

کلمات طیبات

ایمان مُجمَل:

﴿اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَ صِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌم بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌم بِالْقَلْبِ﴾

''میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفات کے ساتھ ہے اور میں نے اُسکے تمام احکام، زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے قبول کیے''۔

ایمان مفصّل:

﴿اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ﴾

''میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد زندہ کیے جانے پر''۔

پہلا کلمہ طیب:

﴿لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ﴾

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں''۔

دوسرا کلمہ شہادت:

﴿اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ﴾

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں''۔

تیسرا کلمہ تمجید:

﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ﴾

''اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بہت بلند اور عظمت والا ہے''۔

چوتھا کلمہ توحید:

﴿ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ؕ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ؕ

بِيَدِهِ الْخَيْرُ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی اور اسی کے لیے تعریف ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، اور وہ خود زندہ ہے اس کو ہرگز موت نہیں آئے گی، بڑے جلال اور بزرگی والا ہے، اُس کے قبضے میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے''۔

پانچواں کلمہ استغفار:

﴿اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَۃً وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْٓ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ﴾

''میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا مالک ہے، ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا غلطی سے، جو میں نے چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر، میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں ہر اس گناہ سے جو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے بھی جو میں نہیں جانتا، (الٰہی!) بیشک تو پوشیدہ باتوں کا جاننے والا، اور عیبوں کا چھپانے والا، اور گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے جو بہت بلند عظمت والا ہے''۔

چھٹا کلمہ ردِّ کفر:

﴿اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ وَالْکِذْبِ وَالْغِیْبَۃِ وَالْبِدْعَۃِ وَالنَّمِیْمَۃِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُھْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّھَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ﴾

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جان بوجھ کر کسی کو تیرا شریک بناؤں، اور میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اس شرک سے بھی جسے میں نہیں جانتا، میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے، اور شرک سے، اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے، اور بے حیائی سے، اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے، اور میں اسلام لایا اور کہتا ہوں،'' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں،

حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں"۔

مسنون دعائیں:

سرکارِ دوعالم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے، "دعا عبادت کا مغز ہے"۔ (ترمذی)

فقیر کی تالیف "مسنون دعائیں" سے چند ضروری دعائیں تحریر کی جارہی ہیں۔

صبح و شام پڑھنے کی دعا:

آقا و مولیٰ ﷺ کا ارشاد ہے، جو روزانہ صبح و شام تین بار یہ دعا پڑھے اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ (ترمذی، ابوداؤد)

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾

"اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں نے صبح شام کی) جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے"۔

گھر میں داخل ہونے کی دعا:

﴿اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا﴾

"اے اللہ میں تجھ سے گھر میں داخل ہونے اور گھر سے نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں۔ اللہ کا نام لے کر ہم داخل ہوئے اور ہم نے اپنے رب تعالیٰ پر بھروسہ کیا"۔ (ابوداؤد)

گھر سے نکلنے کی دعا:

﴿بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ﴾

"اللہ کا نام لے کر (نکلتا ہوں) میں نے اللہ پر بھروسہ کیا......"۔ (حصن حصین)

مسجد میں داخل ہونے کی دعا:

﴿بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

﴿رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ﴾

''اللہ کا نام لیکر (داخل ہوتا ہوں) اور حضور ﷺ پر درود بھیجتا ہوں۔ اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے''۔ (ترمذی، مشکوۃ)

مسجد سے باہر نکلنے کی دعا:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ﴾

''اللہ کا نام لے کر (باہر نکلتا ہوں) اور حضور ﷺ پر درود بھیجتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں''۔ (مسلم، مشکوۃ)

وضو کے دوران پڑھنے والی دعا:

﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ﴾

''اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر میں وسعت اور ترقی دے اور میرے رزق میں برکت عطا فرما''۔ (نسائی)

کھانے سے پہلے کی دعائیں:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ
وَلَا فِی السَّمَاءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ﴾

''اللہ تعالیٰ کے نام سے کہ جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اے ہمیشہ زندہ رہنے اور قائم رہنے والے''۔ (بہار شریعت)

﴿بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی بَرَکَةِ اللّٰهِ﴾

اللہ کے نام سے اور اللہ تعالیٰ کی برکت پر (کھانا شروع کرتا ہوں)۔ (حاکم)

کھانا کھانے سے قبل بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یہ کہے:-

﴿بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ﴾

''اللہ کے نام کے ساتھ، اول اور آخر میں بھی''۔ (ترمذی)

کھانے کے بعد کی دعا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ (ترمذی)

''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا''۔

سونے سے پہلے کی دعا:

﴿اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی﴾

''اے اللہ میں تیرے ہی نام پر مروں گا اور تیرے ہی نام پر جیوں گا''۔ (بخاری)

نیند سے بیدار ہونے کی دعا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ﴾

''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے ہمیں مارنے یعنی نیند کے بعد زندہ کیا اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے''۔ (بخاری)

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا:

﴿بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ﴾

''اللہ کا نام لیکر (داخل ہوتا ہوں) اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں ہر قسم کی گندگی سے، اور نر اور مادہ شیطانوں سے''۔ (ترمذی، بخاری)

بیت الخلاء سے باہر آنے کی دعا:

﴿غُفْرَانَکَ. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ﴾

''الٰہی! میں تجھ سے مغفرت کا طلبگار ہوں۔ اللہ کا شکر ہے کہ جس نے میری تکلیف دُور کی اور مجھے آرام بخشا''۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

لباس اُتارنے سے قبل کی دعا: لباس اتارنے سے قبل بسم اللہ پڑھنی چاہیے کیونکہ اس سے بندے اور شیطان کے درمیان پردہ ہو جاتا ہے۔ (حصن حصین)

لباس پہننے کی دعا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَآ اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ﴾

''تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے وہ لباس پہنایا جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں''۔(ترمذی)

آئینہ دیکھنے کی دعا:

﴿اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ﴾

''اے اللہ! تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے، میرے اخلاق کو بھی اچھا کر دے''۔(حصن حصین)

سواری پر سوار ہونے کی دعا:

سوار ہوتے وقت بسم اللہ کہیں پھر یہ دعا پڑھیں۔

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾

''اللہ کا شکر ہے، پاک ہے وہ جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور ہم اس کو قابو میں نہیں لا سکتے تھے اور بیشک ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے''۔(ترمذی)

بازار میں پڑھنے کی دعا:

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ ؕ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے، اسی کی تعریف ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے اسے موت نہ آئے گی، اس کے قبضہ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے''۔(ابن ماجہ)

خوف و پریشانی دور کرنے کی دعا:

﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾

''ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے''۔(بخاری)

مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا:

آقا و مولیٰ ﷺ کا ارشاد ہے، جو کسی بیمار یا مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اُسے اُس مصیبت سے محفوظ رکھے گا۔

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً ﴾

''اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے محفوظ رکھا جس میں تو مبتلا ہے، اور بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت عطا کی''۔(کینسر، ھیپاٹائٹس یا کسی بھی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھنے والا اُس مصیبت سے محفوظ رہے گا)۔(ترمذی)

نظرِ بد دور کرنے کی دعا:

حضور ﷺ امام حسن رضی اللہ عنہ و امام حسین رضی اللہ عنہ کو یہ کلمات پڑھ کر دَم کیا کرتے۔ ﴿اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّآمَّةٍ﴾

''میں اللہ کے پورے کلمات کے ذریعے پناہ چاہتا ہوں، ہر شیطان کے شر سے، اور ہر ایذا دینے والے جانور اور تکلیف دینے والی آنکھ سے''۔(بخاری)

درد سے نجات کی دعا:

سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا، مریض درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر تین بار بسم اللہ کہے پھر سات بار یہ دعا پڑھے، اِن شاءَ اللہ درد سے نجات ہوگی۔(یہ عمل شفا ہونے تک بار بار کرے)

﴿اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ﴾

''میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کی پناہ لیتا ہوں اس تکلیف کے شر سے جو مجھے

ہو رہی ہے اور میں اس تکلیف سے بچنا چاہتا ہوں''۔(مسلم)

رزق میں برکت اور قرض کی ادائیگی کی دعا:

﴿اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ

وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ﴾

''اے اللہ! میری ضروریات حلال رزق سے پوری فرما اور مجھے حرام سے بچا اور اپنے فضل سے مجھے اپنے سوا سب سے بے نیاز کر دے''۔(ترمذی)

توبہ و مغفرت کے حصول کی دعا:

ہر نماز کے بعد تین بار ﴿اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ﴾ کہیں یا یہ کلمات پڑھیں:۔

﴿اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ﴾(مشکوٰۃ)

غموں سے نجات اور حصولِ رحمت کی دعا:

حضورِ اکرم، نورِ مجسم، آقا و مولیٰ ﷺ کے ارشادات گرامی ہیں،

''درود پڑھنا غم دور کرتا ہے اور گناہوں کو مٹا دیتا ہے''۔(ترمذی)

''جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے، اللہ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے''۔(مسلم)

﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ ﷺ

صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ﴾

''درود ہوں بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے (نبی ﷺ) پر، درود و سلام ہوں اُن پر، درود و سلام ہوں آپ پر اے اللہ کے رسول ﷺ''۔(درود رضویہ)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب لبیب نبی کریم رؤف و رحیم علیہ افضلُ الصلوٰۃ والتسلیم کے صدقے و طفیل ہم سب کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے دلوں کو عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی روشنی سے منور فرمائے۔(آمین)

☆☆☆☆